اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور چاہتے ہیں کہ آپ کا قلم دنیا تک پہنچے تو یہ موقع ہم آپ کے لیے لائے ہیں۔

آپ ناول، افسانے، ناولٹ یا کالم لکھتے ہیں، مگر ابھی تک آپ کو اپنے الفاظ کو منظرِ عام پر لانے کا کوئی پلیٹ فارم نہیں ملا، تو فکر نہ کریں!

ہم آپ کو دعوت دیتے ہیں کہ اپنا تحریری کام ہمارے ساتھ شیئر کریں

اپنی تحریریں ہمیں نیچے دیے گئے "ای میل" پر بھیجیں اور اپنی کہانیوں کو ہماری ویب سائٹ کے ذریعے ہزاروں قارئین تک پہنچائیں۔

Email: Bazmenovels@gmail.com

اپنے الفاظ کو آواز دیں، اور اپنی شناخت ایک مصنف کے طور پر بنائیں!

For more updates on our latest novels and stories, follow us on our social media pages.

Facebook: Bazmenovels

Tiktok: Bazmenovels

Youtube: Bazmenovels

Instagram: Bazmenovels

چاند میری دسترس میں از انا الیاس

مجھے لگتا ہے آج میں اپنا سر کسی دیوار سے دے ماروں گا"

سعد کو فون کیئیے وہ اپنا دکھڑا سنانے لگا

ہوا کیا ہے "سعد بیڈ پر نیم دراز لیٹا اسکے رونے سن رہا تھا"

میں تجھے بتا رہا ہوں میں آج اپنا سر کہین مار بیٹھوں گا""

اصل بات بتانے کی بجائے وہ کوئ اور ہی لن ترانیاں کر رہا تھا

پہلے منہ سے پھوٹ کہ ہوا کیا ہے پھر میں بتاؤں گا تجھے دیوار پر سر مارنا چاہئیے یا لو ہے کہ سریے پہ"

سعد اسکے رونے کو کسی خاطر میں نہیں لایا

یہ سب سننے سے پہلے میرا دماغ کیوں نہیں پھوٹ گیا" واہب پھر وہی راگ الاپنے لگا"

میری جان وہ تو میں کچھ دیر بعد آ کر پھوڑ دوں گا۔ بتاتا ہے پوری بات یا فون بند کروں"

سعد کوفت زدہ لہجے میں بولا

یار امی کہہ رہی ہیں انہوں نے میری بات رادیا کے ساتھ پکی کر دی ہے""

سعد کے دھمکانے پر وہ اصل ٹاپک کی جانب آیا

کیا""

سعد اپنی جگہ پر اٹھ کر بیٹھ گیا

جی۔۔اب بتاؤ کیا یہ مرنے کا مقام ہے یا نہیں""

واہب نے جتانے والے انداز میں کہا

میں کل تمہاری طرف آتا ہوں پھر بات کرتے ہیں""

سعد بھی الجھ گیا تھا

اب بات وات کا کوئی فائدہ نہیں میں نے امی اور ابو دونوں سے اپنے طور پر بات کرلی ہے مگر دونوں میری ایک بھی ماننے کو تیار نہیں۔"

واہب نے ٹھنڈی سانس بھرتے ہوئے کہا

انکے مطابق میں بھی شہاب بھائی کے نقش قدم پر چلوں گا۔اب اگر انہوں نے کسی گوری سے شادی کرلی ہے تو اس"

میں میرا کیا قصور ہے کہ مجھے اس رادیا میڈم سے نتھی کرنے پر تل گ ئے ہیں"

وہ کوفت زدہ سا رادیا کے بارے میں بول رہا تھا

یار دیکھا جائے تو وہ بری کہیں سے نہیں ہے مگر صرف عمروں کا تھوڑا بہت فرق۔۔۔""

سعد جانتا تھا سمیع اور زیبا بہت سخت گیر ماں باپ تھے۔کچھ اپنے بڑے بیٹے کے باہر جاکر اپنی پسند سے شادی کرنے کی بنا پر اور بھی سخت مزاج ہو گ ئے تھے

اب انکی ساری امیدوں کا مرکز واہب ہی تھا

تھوڑا فرق۔۔۔۔۔""

سعد کی بات پر وہ گھٹی گھٹی آواز میں چیخا

یار میرا مطلب ہے""

سعد سے بات بنانی مشکل ہو گئ

پانچ سال کا فرق تجھے تھوڑا لگتا ہے۔ میں اسے باقی بڑی عمر کی کزنز کی طرح ہی ریسپیکٹ دیتا ہوں۔۔ پانچ سال وہ بڑی ہے "

مجھ سے۔۔ دو سال تک ہوتے تو چل جات مگر پانچ سال۔۔

۔۔"اس کا غم کم ہونے میں نہیں آرہا تھا

یار لوگ دس دس سال بڑی عمر کی عورتوں سے شادی کر لیتے ہیں۔ تیرے سے پانچ سال ہضم نہیں ہو رہے""

سعد نے ایک بار پھر اسے تسلی دینا چاہی

تو جلتی پر تیل چھڑک دے بس۔۔۔۔ خدا حافظ ""

سعد کو ہمدردی نہ کرتے دیکھ کر واہب چڑ گیا۔ غصے میں فون بند کر دیا

سعد پیشانی مسل کر رہ گیا۔ اس کا واویلا غلط نہیں تھا۔ اگر وہ خود کو اسکی جگہ رکھتا۔ انسان اپنی شریک حیات اپنے سے بہت

چھوٹی نہ صحیح مگر کچھ تو چھوٹی کی خواہش کرتا ہے۔ یا کم از کم ہم عمر تو ہو

۔ اگلے دن اسکے گھر جانے کا ارادہ کرتے ہوئے سعد لائٹس بند کر کے لیٹ گیا

اگلے دن سعد واہب کے گھر موجود تھا۔ سعد اور واہب بچپن کے دوست تھے۔ اب تو دونوں کا یہ حال تھا کہ وہ ایک

دوسرے کے گھر کے ہی فرد شمار ہوتے تھے

سعد واہب کے گھر بے دھڑک چلا جاتا تھا۔ اور واہب سعد کے گھر

سعد واہب کی فیملی اسکے کزنز سب سے واقف تھا اور واہب سعد کے سارے خاندان سے

تم سمجھاؤ اسے کچھ ""

زیبا نے واہب کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا

جس وقت سعد ان کے گھر آیا واہب، زیبا اور سمیع لاؤنج میں ہی بیٹھے واہب کے رشتے پر بحث کر رہے تھے

مجھے سمجھانے کا کوئی فائدہ نہیں سمجھنے کی ضرورت آپ لوگوں کو ہو""

وہ سرد لہجے میں بولا۔ مگر لہجہ بے ادب نہیں تھا

کیا عذاب آ گیا ہے ایسا۔۔۔ اچھی بھلی بچی ہے""

سمیع نے ناگواری سے اسکے مسلسل انکار پر اسے دیکھا

بچی اچھی بھلی ہے مگر آپ لوگوں کی اپروچ ٹھیک نہیں ہے۔ اگر اسکی بڑی بہن کو ہم سے دھوکا ملا ہے۔ شہاب نے اسکی"

بہن کو منگنی کے نام پر لٹکائے رکھا اور شادی کسی گوری سے کر لی اس میں میرا کیا قصور ہے۔" وہ جھنجھلایا

میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ یہ سب آپ شہاب کے کئیے کا کفارہ ادا کرنے کے چکر میں کر رہے ہیں۔ یہ سوچے سمجھے بنا"

کہ فرح تو شہاب سے چار سال چھوٹی تھی۔ جبکہ رادیا مجھ سے پانچ سال بڑی ہے۔ کچھ تو جوڑ ملاتے۔۔یقین کریں میں کبھی

منع نہ کرتا۔ مگر آپ صرف شہاب کی غلطی کو دھونے کے چکر میں ایک بے جوڑ رشتہ بنانا چاہتے ہیں"

وہ تھکے ہوئے انداز میں بولا

سعد تم بتاؤ وہ کوئی اس سے بڑی لگتی ہے۔ ارے اتنی کا منی سی تو ہے۔۔۔ تم بلکہ اس سے دس سال بڑے ہی لگتے ہو گے""

زیبا نے واہب کے کسرتی جسم اور لمبے قد کو دیکھتے ہوئے سعد کو بیچ میں گھسیٹا

واہب آنٹی غلط نہیں کہہ رہیں""

سعد کی بات پر اس نے حیرت سے منہ کھولے اپنے جگری دوست کو دیکھا۔ جو بجائے اسکے ماں باپ کو سمجھانے کے الٹا اسے سمجھا رہا تھا

حیرت اب غصے اور افسوس میں بدل چکی تھی

میں آپ سب کو بتا رہا ہوں۔ میں نکاح والے دن گھر سے بھاگ جاؤں گا""

اب کی بار وہ دھمکی آمیز لہجے میں بولا

ٹانگیں توڑ دوں گا تمہاری" سمیع غرائے"

توڑ دیں۔ اچھا ہے لنگڑے سے شادی کرنے سے وہ خود انکار کر دے گی""

واہب نے ہاتھ جھاڑے

اچھا تو چل میرے ساتھ۔""

سعد سمیع کے غصے کو بہت اچھے سے جانتا تھا۔ کوئی پتہ نہیں تھا نکاح والے دن کی بجائے آج ہی واہب کی ٹانگیں توڑ دیتے

تو اپنے گھر جا۔۔۔ آیا بڑا میری ہمدردی کرنے""

واہب نے ہاتھ جوڑے

بالکل ہی بد تہذیب ہو گیا ہے یہ۔۔۔ مر و تم بھی شہاب کی طرح میری طرف سے۔۔۔ جہاں مرضی منہ مارو""

سمیع اسکے اس انداز پر سیخ پا ہو گئے۔ غصے سے دھاڑے

سعد نے زبردستی اسے بازو سے پکڑ کر اٹھایا

اور گھسیٹنے کے سے انداز سے سیڑھیوں تک لے آیا

واہب اس سے ہاتھ چھڑاتا دھب دھب کر کے سیڑھیاں چڑھ گیا

تم جاؤ میں کچھ کھانے پینے کے لئے لے کر آتی ہوں۔ کل رات سے اس نے بھوک ہڑتال کی ہوئی ہے""

زیبا نے سعد کو مزید اطلاع دی۔ اور کچن کی طرف بڑھ گئیں

سعد بھی تیزی سے سیڑھیاں چڑھ کر اسکے کمرے میں آیا

واہب اس طرح ہٹ دھرمی اور غصہ دکھانے سے کچھ نہیں ہو گا تھوڑا خود کو ٹھنڈا رکھو"

سعد برا پھنسا تھا۔ اسے نہ سمجھاتا تو اسکے ماں باپ کی نظر میں برا بنتا۔ اور اب جب سمجھا رہا تھا تو واہب کی نظر میں برا بن رہا تھا۔

کیسے ٹھنڈا رکھوں خود کو تم بتاؤ یہ ٹھنڈا رہنے والا وقت ہے۔۔ ایسے تو آجکل لڑکیوں کے ساتھ کوئی نہیں کرتا۔ ان سے" بھی پوچھا جاتا ہے رضامندی لی جاتی ہے پھر جا کر رشتے کی بات چلتی ہے۔ اور میں۔۔۔۔ میں لڑکیوں سے بھی گیا گزرا ہوں۔"

واہب کا صدمہ کم ہونے میں نہیں آ رہا تھا

کمرے میں موجود کافی ٹیبل کے قریب لیدر کی کرسی پر بیٹھا وہ شدید غمزدہ لگ رہا تھا

کچھ حل نکالتے ہیں تم یوں دل چھوٹ مت کرو""

دوسری کرسی پر سعد بیٹھ گیا

اب کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔ سوائے اسکے کہ میں اس وقت گھر سے غائب ہو جاؤں""

وہ انتقامی سوچ رکھے ہوئے تھا

یار تو۔۔۔۔صبر تو کر۔۔ایک خیال آیا ہے میرے ذہن میں۔۔۔لیکن تو ٹھنڈا ہو کر سوچے گا تو بتاؤں گا""

سعد نے ٹھوڑی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔ایک ہاتھ واہب کی بازو پر دھرا تھا

بتاؤ""

وہ بے زار لہجے میں بولا

ایسے نہیں دماغ ٹھنڈا رکھ" سعد نے پھر سے کہا"

اب کیا فریزر میں جا کر بیٹھ جاؤں۔۔۔یا برف سر پر رکھ لوں۔ٹھنڈا ہی ہے""

وہ کوفت بھرے لہجے میں بولا

سعد کا قہقہہ بلند ہوا

اچھا اچھا سوری""

واہب کے گھورنے پر وہ بمشکل اپنے قہقہے کو روک پایا

تم رادیا سے خود بات کر کے دیکھو۔۔شاید وہ بھی اپنے گھر والوں کی وجہ سے مجبور ہو۔۔"سعد کی بات پر وہ چند لمحوں کے" لئے سوچ میں پڑا

اور اگر اس نے ابو کو بتا دیا۔۔تو بس پھر جو نکاح چھ دن بعد ہونا ہے وہ کل ہی ہو جائے گا" کچھ سوچ بچار کے بعد واہب" نے اس کا آئیڈیا رد کیا

یار تم مل لو اس سے میں یہ نہیں کہہ رہا کہ صرف فون پر بات کرو" سعد نے پھر سے اپنی بات پر زور دیا"

ویسے لاسٹ ٹائم تم کب ملے تھے اس سے" سعد کی بات پر اس نے ایسا منہ بنایا جیسے منہ میں کوئی کڑوی گولی ہو"

تو ایسے کہہ رہا ہے جیسے میں تو دن رات اسکے ساتھ ڈیٹیں مارتا تھا" سعد کی بات کا رخ وہ کسی اور ہی جانب لے گیا"

ارے یار۔۔ اتنا سڑا ہوا نہ بن۔۔۔ میرا کہنے کا مطلب ہے۔ کہ میں بھی صرف اسے فرح کی بہن کی حیثیت سے جانتا"

ہوں مجھے اسکی شخصیت کے بارے میں زیادہ علم نہیں مگر تو تو فیملی میں آتا جاتا ہے تو تجھے اندازہ ہو گا کہ وہ دبو سی لڑکی ہے

یا پھر غالب ہونے والی۔" سعد نے کھل کر بات کی

نہیں اتنی کوئی دبو نہیں ہے بااعتماد ہے۔۔ ویسے بھی خود جاب کرتی ہے۔۔ اور فرح تو اس سے چھوٹی ہے۔ دوبار اسکی"

منگنی بھی ختم ہو چکی ہے۔ وجہ کیا ہے ہمیں نہیں معلوم"

اب کی بار واہب نے کچھ تحمل سے جواب دیا

اور اگر یہ لوگ فرح کی وجہ سے مجھ سے رادیا کی شادی کروا رہے ہیں تو اسکی تو شادی ہو بھی چکی ہے اور وہ خوش ہے۔ شاید"

اسکے لئے شہاب بھائی بہتر نہیں تھے۔ مگر میری گھر والے اس انداز میں سوچیں تو تب ہے نا" وہ ایک بار پھر چڑا

تم بہر حال اس سے مل کر بات کرو۔۔ اسکی رائے پتہ کرو۔ اگر وہ بااعتماد ہے تو یقینا تمہاری اس رشتے کے لئے ناپسندیدگی"

دیکھ کر انکار کر دے گی۔ مجھے امید ہے۔۔" سعد کے مشورے پر اس نے لمحہ بھر اسکی جانب دیکھا

'جیسے کہہ رہا ہو 'مروائے گا تو نہیں

ٹھیک ہے یہ بھی کر کے دیکھ لیتے ہیں۔۔" واہب نے حامی بھر لی۔ اس کے پاس اسکے علاوہ اور کوئی آپشن بھی نہیں تھی"

کیونکہ رمضان سے پہلے نکاح اور رخصتی طے ہو چکی تھی

"اب اسکے پاس صرف دو ہفتے بچے تھے اپنے لئے ہاتھ پاؤں مارنے کے لئے

سعد کے مشورے پر عمل کرتے ہوئے اس نے اگلے دن رادیا کا نمبر ڈائل کیا

شومیٔ قسمت دوسری بیل پر اس نے فون پک بھی کر لیا

السلام علیکم "نہایت مہذب انداز مین اس نے سلام کیا"

وعلیکم سلام میں۔۔۔۔ میں واہب بات کر رہا ہوں "نہ چاہتے ہوئے بھی نجانے وہ کیوں گھبرایا"

جی مجھے پتہ ہے آپکا نمبر پچھلے سات آٹھ سال سے آپکے ہی نام سے سیو ہے "رادیا کا ٹھنڈا ٹھار لہجہ واہب کو جز بز کر گیا"

ان سب کے پاس ایک دوسرے کے نمبرز موجود تھے۔ لہذا گھبراہٹ میں اپنا نام بتا کر اس نے انہائی بے وقوفی کا ثبوت دیا تھا

مجھے پتہ ہے۔۔۔ مجھے آپ سے کچھ ضروری بات کرنی ہے اور اس کے لئے مجھے کہیں باہر ملنا ہے "واہب کوفت زدہ لہجے میں اصل بات کی جانب آیا

رادیا نے کچھ چونک کر موبائل کان سے ہٹا کر ایسے موبائل کو دیکھا جیسے موبائل سے اسکی تصویر نظر آرہی ہے

ملنے کی کوئی خاص وجہ؟ "اس کے سوال پر وہ چڑا"

ہاں آپ سے اسٹاک ایکسچینج کی ابتری کے متعلق بات کرنی ہے "واہب کی بات پر وہ ہولے سے مسکرائی"

اتنی سیر حاصل گفتگو آپ میرے گھر آکر بھی کر سکتے ہین "کچھ کچھ وجہ تو اسے سمجھ آگئی تھی۔ مگر جان کر اسے چڑا رہی تھی

اتنی بچی نہیں آپ کہ میرے اور اپنے متعلق ہمارے گھروں میں گردش کرنے والی خبروں سے انجان ہوں۔ اسی سلسلے میں آپ سے کچھ بات کرنی ہے" واہب اسکی اور اپنی شادی کے الفاظ زبان پر نہیں لانا چاہتا تھا اسی لئے ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولا

اسکے متعلق ہمارے پیرنٹس بات کر چکے ہیں۔ مجھے مزید کوئی بات نہیں کرنی" پتہ نہیں کیوں مگر واہب کے لہجے سے اسے شک ہو گیا تھا کہ وہ اس رشتے سے خوش نہیں لگ رہا۔ خوش تو وہ بھی نہیں تھی۔ اپنے سے پانچ سال چھوٹے لڑکے سے شادی کرنا اسکے لئے خوش ہونے کا مقام نہیں تھا

مگر مجھے کرنی ہے اور آپ ہی سے بات کرنی ہے۔۔ ورنہ نکاح والے دن میں کیا کچھ کر جاؤں اسکی گارنٹی نہیں دے سکتا"""

اب کی بار اس نے صاف صاف لفظوں میں جو کچھ کہا رادیا چند پل فق چہرہ لئے سنتی رہی

تو بہتر ہے کہ آپ کل مجھ سے مل لیں۔ جگہ اور وقت کا تعین آپ خود کر لیں۔۔ مجھے میسج کر دینا میں آجاؤں گا۔ اور یہ کل کے ہی دن میں ہونا چاہیئے" رئید کا سرد لہجہ رادیا کو بے حد کھلا

اسکی اگلی بات سنے بنا واہب نے فون بند کر دیا

کچھ سوچ کر اس نے ایک ریسٹورنٹ کا نام اسے سینڈ کیا جو اسکے اور واہب کے گھر کے درمیان ہی پڑتا تھا

یہ وہی جانتی تھی کہ لڑکی ہو کر بھی اس نے اس رشتے کے نہ ہونے کے لئے کتنا واویلا کیا تھا مگر اسکی کوئی سننے کو تیار ہی نہیں تھا

اسی لئے اب وہ خاموش ہو گئی تھی۔ ماں باپ نے رو کر اسے اموشنلی بلیک میل کر ہی لیا تھا

یہ نہیں تھا کہ وہ کوئی دبو قسم کی لڑکی تھی۔ اس کی اپنی بوتیک تھی۔ جو وہ بہت کامیابی سے چلا رہی تھی۔ اپنا کھاتی کماتی تھی۔ مگر شادی کے فیصلے پر وہ مکمل طور پر ماں باپ پر ہی ڈیپینڈ کرتی تھی اب

ایک بار اپنی پسند سے ایک لڑکے سے منگنی ہوئی۔ مگر وہ منگنی توڑ کر کہیں اور نکل گیا۔ دوسری بار ماں باپ کی مرضی سے کی وہ بھی ٹوٹ گئی

اور اب پھر وہ اس بندھن میں بندھ رہی تھی۔ مگر اب کی بار انہوں نے منگنی کی بجائے ڈائریکٹ شادی کو ترجیح دی تھی۔

نجانے اسکی قسمت ایسی کیوں تھی۔ حالانکہ کے کسی چیز کی کمی نہیں تھی اس میں اچھا قد کاٹھ، پیاری شکل وصورت مگر قسمت اچھی نہیں تھی

اپنی سے بڑی بہن کی منگنی کبھی واہب کے ہی بھائی سے ہوئی تھی مگر وہ باہر جا کر شادی کر چکا تھا

اسی کا ازالہ کرنے کے لئے اب اسکے ماں باپ چھوٹے بیٹے کا رشتہ لے آئے تھے۔ رادیا کو واہب کے ساتھ ہونے والی اس زیادتی سے کوئی خوشی نہیں تھی

وہ اسے ہمیشہ ایک چھوٹے بھائی اور دوست کی طرح ٹریٹ کرتی تھی۔ مگر وہ بھی مجبور تھی۔ جانتی تھی جہاں کہیں بات چلے گی کچھ عرصے بعد ختم ہو جائے گی

سمیع اور زیبا اس کو ہر حال میں اپنانے کو تیار تھے

اسی لئے اسکے ماں باپ نے بھی مطمئن اور کچھ مجبور ہو کر اسکی بات واہب کے ساتھ طے کر دی تھی

اگلے دن وہ دونوں رادیا کے مقرر کردہ ریسٹورنٹ میں ایک دوسرے کے روبرو بیٹھے تھے

واہب نے نظروں کو بار بار باور کروایا کہ جو سامنے ہے وہ پانچ بڑی ہے

مگر دل تھا کہ رادیا کی بھولی سی من موہنی صورت کو دیکھ کر اسکی ماننے سے انکاری تھا

رادیا خاموشی سے اسے نظر انداز کیئے ادھر ادھر لوگوں کو دیکھنے میں ایسے مصروف تھی جیسے وہ آئی ہی یہاں اس کام پر ہے

واہب کو اپنا نظر انداز کیا جانا کھل رہا تھا

ہمم " آخر اسے گلا کھنکھارنا پڑا"

رادیا نے ایک اچٹتی نگاہ اس پر ڈالی

دیکھیں۔۔۔ آپ کا اور میرا کسی بھی طرح میچ نہیں بنتا۔ ضروری نہیں کہ ماضی میں بھائی نے جو کچھ کیا اسکا کفارہ ادا" کرنے کے لئے ہمیں قربانی کا بکرا بنایا جائے" واہب دونوں ہاتھ ٹیبل پر رکھے۔ انگلیاں آپس میں پھنسائے سوچ سوچ کر بول رہا تھا

گاہے بگاہے نگاہ اٹھا کر اسکے بے پرواہ چہرے پر بھی ڈال دیتا تھا

پھر " واہب کے رکتے ہی وہ ایسے بولی جیسے وہ اسے کوئی خبر یا کہانی سنا رہا ہے۔ واہب نے اب کی بار تنی ہوئی نظریں اسکے " ہو کیرز جیسے ایٹی ٹیوڈ پر ڈالیں

پھر کا کیا مطلب ہے۔" وہ کڑک لہجے میں بولا"

یہ سب آپکے خیالات ہیں۔ جبکہ میرے خیالات بالکل مختلف ہیں۔۔ میرے لئے میرے ماں باپ کی زبان اور مرضی" سے بڑھ کر کچھ نہیں "رادیا نے قطعیت بھرے لہجے میں کہہ کر اسکا انکار کرنے کا ہر جواز رد کیا۔ اور اپنے لہجے سے باور کروایا کہ وہ اسکا ساتھ نہیں دے گی

مجھے اس سے کوئی مطلب نہیں کہ وہ کس سے میری شادی کرواتے ہیں۔ وہ چاہے آپ ہوں یا کوئی اور۔۔ آپ کو کوئی" مسئلہ ہے تو اپنے پیرنٹس کو انکار کریں۔ مجھے یہ سب سنانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے "وہ پھر سے بے لچک لہجے میں اسکی آخری امید کو بھی روندتے ہوئے بولی

آپ بڑی ہیں مجھ سے ایک دو نہیں پورے پانچ سال۔۔ سوچیں لوگ کیا کہیں گے۔۔ "واہب نے اسے اموشنلی بلیک" میل کرنا چاہا

اسی اثناء میں ویٹر انکے قریب مینیو کارڈ رکھنے آیا

سنو بھائی "رادیا نے یکدم اس ویٹر کو مخاطب کیا"

جی میم "وہ مودب ہو کر کھڑا ہو گیا"

ہم دونوں میں سے تمہیں کون بڑا اور کون چھوٹا لگتا ہے "جس سنجیدگی سے اس نے سوال کیا ویٹر تو ویٹر واہب اسکی" جرات پر بھونچکا رہ گیا

کیا بکواس ہے یہ "واہب یکدم آہستہ آواز میں غرایا"

نہیں پوچھنے میں حرج نہیں "وہ کندھے اچکا کر بڑے آرام سے بولی"

جاؤ یار آپ۔۔۔ ان کا دماغ ٹھکانے پر نہیں ہے "واہب نے دانت کچکچا کر اسکی معصوم صورت کو دیکھا"

ویٹر بیچارہ پریشان صورت لئے واپس چلا گیا

کیا حرکت تھی یہ" اب وہ غصے سے ایک نظر جاتے ہوئے ویٹر اور ایک نظر رادیا پر ڈال کر بولا جو پر سکون چہرہ لئے کندھے اچکا کر اسکی جانب دیکھنے لگی

آپ ہی نے تو کہا تھا کہ لوگ کیا کہین گے۔ میں نے سوچا آج ہی یہ معاملہ بھی کلئیر کر لیں کہ لوگ ہمارے بارے میں کیا" کہتے ہیں" مزے سے واہب کے چھکے چھڑاتی وہ معصومیت بھرے لہجے میں بول

واہب کو اسکی یہ خود اعتمادی انتہائی خطرناک لگی

میں آپ کو ایک نارمل رشتہ نہیں دے پاؤں گا" اب کی بار وہ ٹھنڈی سانس بھر کر اپنے اعصاب کو نارمل رکھتے ہوئے" ۔بولا۔ نہیں تو کچھ دیر پہلے رادیا کی حرکت پر اسکے اعصاب شدید تن چکے تھے

مجھے ایسی کوئی خواہش نہیں" رادیا کا لہجہ اسے عجیب سا لگا"

تو پھر بہتر نہیں کہ اس رشتے کو بننے ہی نہ دیا جائے" اس نے پھر سے رادیا کو ٹریپ کرنے کی کوشش کی"

جس طرح آپ اپنے پیرنٹس کے آگے مجبور ہیں میں بھی اتنی ہی یا شاید اس سے زیادہ مجبور ہوں۔ ادروائز آپ کوئی" ایسے ٹام کروز نہیں کہ میں آپ سے شادی کے لئے مری جاؤں" اب کی بار رادیا نے اسے آئینہ دکھایا

اسکی بات پر واہب کے نقوش پھر سے تن گۓ

میں بالکل بھی آپ کو خوش نہیں رکھوں گا" اب اس نے رادیا کو ڈرانا چاہا"

میں اپنی خوشی کو کبھی لوگوں سے منسلک کرتی بھی نہیں۔ میری ہر خوشی کا مرکز میری اپنی ذات ہوتی ہے مجھے دوسروں" سے کبھی خود کو خوش رکھنے کی خواہش رہی بھی نہیں" اس نے پھر سے بے لچک لہجے میں کہا

یہ شادی کر کے آپ بہت پچھتائیں گی" وہ پھر سے دھمکی آمیز لہجے میں بولا"

وہ استہزائیہ انداز میں ایسے ہنسی جیسے اسے کوئی فرق نہ پڑتا ہو

وہ غصے سے اپنی گاڑی کی چابی اٹھا کر تن فن کرتا ریسٹورینٹ سے نکل کھڑا ہوا

اور پھر واہب کا ہر احتجاج دم توڑ گیا۔ مگر اب اسکے اندر ایک انتقام کی آگ بھڑک چکی تھی۔ کسی اور سے تو نہیں ہاں وہ رادیا سے یہ انتقام ضرور لینا چاہتا تھا

کیا تھا اگر وہ ذرا سا اس کا ساتھ دے دیتی۔ جب دونوں کو ہی ایک دوسرے کا ساتھ منظور نہ ہوتا تو انکے والدین خود ہی کچھ اور سوچتے

مگر اس نے جس طرح واہب کو ہری جھنڈی دکھائی وہ اسے طیش دلا گیا

اب دیکھو تمہاری زندگی واقعی عذاب نہ بنائی تو کہنا" مہندی کے دن تیار ہوتے وہ آئینے میں اسکے عکس سے مخاطب ہوا۔"

نکاح دن میں ہی ہو چکا تھا

لہذا اس وقت انکی کمبائن مہندی کی رسم واہب کے گھر کے قریب مارکی میں انجام پانی تھی

سب پہنچ چکے تھے۔ واہب جان بوجھ کر لیٹ کر رہا تھا

بس کر دے تیری بیوی بھی وہاں پہنچ چکی ہے اور تو ہے کہ تیری تیاری ہی ختم نہیں ہونے میں آرہیں" سعد کمرے میں" آتے ہوئے اسے اچھی خاصی جھاڑ پلا گیا

ہاں تو انتظار کرنے دو سب کو۔۔۔" وہ خود کو خوشبوؤں میں بساتا بے نیازی سے بولا"

کیا سوچ ہوئے ہو" سعد نے کھوجتی نظروں سے اسکے انداز دیکھے"

کچھ بھی نہین" وہ ہی بے نیاز انداز۔ یہ پہلی بار تھا جب وہ سعد سے اپنے خیالات۔۔ حتی کے اپنے جذبات اور آگے کالائحہ" عمل تک چھپا رہا تھا

اپنے جان سے پیارے دوست کے ساتھ یوں اپنا آپ چھپانا اسکے لئے مشکل تھا مگر وہ یہ مشکل کام انجام دینا چاہتا تھا

تھوڑی دیر بعد وہ بھی سب کے ہمراہ مہندی کی رسم کے لئے مارکی میں پہنچ چکا تھا

دونوں کو باری باری سب کزنز کے جھرمٹ مین اسٹیج تک لایا گیا

ہر جانب گیندے اور مختلف رنگوں کے پھولوں کا میلہ سا لگا ہوا تھا

پرپل، گرین، شاکنگ پنک اور بلو رنگوں کے امتزاج کا لہنگا اور اس پر شارٹ شرٹ پہنے دوپٹے کو خوبصورتی سے سر پر سجائے ہلکے میک اپ کے نام پر صرف لپ گلوز اور لائنر لگائے آنکھیں جھکائے وہ واہب کے ساتھ بیٹھی اسکی حسیات اپنی جانب کھینچنے میں پوری طرح کامیاب ہو چکی تھی

اور اسی وجہ سے واہب شدید جھنجھلاہٹ کا شکار تھا

رشتے کی ایک آنٹی نے واہب کو ہتھیلی سیدھی کرنے کا کہا

واہب نے سڑے دل سے ہتھیلی سیدھی کی

رادیا بیٹا تم بھی اپنے بائین ہاتھ کی ہتھیلی اسکے ہاتھ پر رکھو" ان کے حکم پر وہ دونوں بوکھلا کر رہ گ ئے

یہ تو الگ الگ نہیں رکھتے" واہب نے اپنے لہجے کو حتی المقدور تلخ ہونے سے روکتے لہجے میں عام سا تاثر پیدا کرنے کی" کوشش کی

ارے بھئ نہیں" وہ اسکی بات ہوا میں اڑا کر رادیا کا ہاتھ خود سے سیدھا کرے واہب کے ہاتھ پر رکھتے ہوئے بولیں"

پھر پان کا بڑا سا پتا رادیا کی ہتھیلی پر رکھا

واہب کا کوفت سے برا حال تھا

رادیا کی پیشانی پر بھی پسینے کے قطرے نمودار ہوئے

کسی خوش فہمی میں مت رہنا۔۔ مجھے ان واہیات حرکتوں سے کوئ فرق نہیں پڑنے والا" رادیا کو ٹشو سے ماتھا صاف کرتے" دیکھ کر وہ اسے جتائے بغیر نہیں رہ سکا

مجھے ایسی کوئ خوش فہمی ہے بھی نہیں۔ آپ اپنی یہ غلط فہمی دور کر لیں" چند لمحوں میں اپنا اعتماد بحال کرتی وہ اسے تیکھی" نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی

باری باری سب نے انہیں مٹھائ کھلائ اور مہندی لگائ

اس سے فارغ ہو کر سب کزنز نے اپنے اپنے تیار کئے ہوئے ڈانس کئے

رادیا مسلسل تالیاں اور شور مچا کر ان سب کو بک اپ کر رہی تھی

ایک دو بار تالیاں بجاتے اسکی کہنی واہب کے بازو سے لگی

مسئلہ کیا ہے۔۔ اتنا شوق چڑھ رہا ہے تو خود بھی ڈانس کر لو۔۔۔ پورا صوفہ ہلائے جا رہی ہو" اسکے کانوں کے ہلتے جھمکوں" سے بمشکل نظریں چھڑا کر وہ آہستہ آواز میں غرایا

میری مہندی۔۔ میری شادی۔۔ میری مرضی۔۔ میں روؤں یا فل انجوائے کروں" مزے سے اسے جواب دے کر وہ" پھر سامنے دیکھنے لگی

واہب نے تیکھے چتونوں سے اسکے انداز دیکھے

اسے بیوی کے روپ میں ایسی لڑکی چاہیئے تھی جو اسکی ایک نظر سے پگھلنے والی چھوئی موئی ہو۔۔یوں پٹر پٹر جواب دینے والی لڑکیوں سے اسے سخت چڑ تھی

مگر ستم ظریفی کے اللہ نے ایسانایاب شاہکار اسکی قسمت میں لکھا تھا۔کچھ اسے یہ کلک تھا کہ وہ اپنے بڑے ہونے کی وجہ سے اسکے رعب میں آنے کی بجائے اسے اپنے رعب میں رکھے گی اور یہی بات اسکی چڑ کا باعث تھی جو سچ ثابت ہوتی لگ رہی تھی

وہ اسکی کسی بے زاری کو خاطر میں ہی نہیں لا رہی تھی

واہب نے غصے سے پہلو بدلا

اوکے گائزناؤ گیٹ ریڈی ٹو گیو آ بگ ہینڈ ٹو آووبرائیڈ "مائیک پر ڈی جے کے اناؤنس کرنے پر واہب نے کچھ الجھ کر رادیا کی" جانب دیکھا

جو مسکراتے ہوئے تالیوں کے شور میں ڈانس فلور پر پہنچ چکی تھی

واہب کی آنکھوں میں حیرت صد حیرت تھی

رادیا نے کسی قدر جتاتی نظروں سے اسکی حیران نظروں میں دیکھا

تھوڑی دیر بعد اسٹیریو پر جو گانا بجنا شروع ہوا رادیا انگ انگ اسکے ساتھ محو رقص تھا

سئیاں چھیڑ دیوے"

نند چٹکی لیوے

سسرال گیندا پھول

ساس گالی دیوے

دیور سمجھا دیوے

سسرال گیندا پھول"

سب دم بخود اسے دیکھ رہے تھے۔ ہولے ہولے ڈانس کرتی وہ اتنی خوبصورت لگ رہی تھی کہ واہب کو اپنا سوچا گیا ہر منصوبہ اس لمحے فیل ہوتا ہوا لگا

کسی مورتی کی طرح وہ ادھر سے ادھر گھوم رہی تھی

گانا ختم ہوتے ہی سب نے خوب تالیاں اور شور مچا کر اسے داد و تحسین سے نوازا

وہ مسکراتی ہوئی واپس واہب کے پاس آکر بیٹھ گئی

لگتا ہے کچھ زیادہ ہی خوشی چڑھ گئی ہے اس شادی کی" رادیا کے بیٹھتے ساتھ ہی اس نے طنز کیا"

شادی زندگی میں ایک ہی بار ہوتی ہے چاہے اپنے من پسند بندے سے ہو چاہے نہ ہو۔۔ اسی لئے اسے پوری طرح" انجوائے کرنا چاہئیے۔ سڑ کر بھی کیا مل جائے گا" وہ مزے سے اس پر چوٹ کر گئی

واہب دل میں اس حسینہ عالم کے طنز پر تلملا کر رہ گیا۔ وہ کسی بھی طرح اسکے رعب میں نہیں آرہی تھی

اگلا دن بھی آگیا جب وہ پور پور سج کر ایک ان چاہے رشتے کو نبھانے چل پڑی

رخصتی کے بعد مختلف رسموں سے فارغ ہو کر رادیا کو اسکے کمرے میں پہنچا دیا گیا

پھولوں سے سجے کمرے میں بیڈ پر رادیا کو بٹھا کر واہب کی کزنز چلی گئیں

رادیا کا کبھی بھی ان کے گھر میں اتنا آنا جانا نہیں رہا تھا

اسی لئے وہ پہلی بار واہب کا کمرہ دیکھ رہی تھی

کمرے میں جابجا گلاب اور ٹیولپ کی پتیاں بکھرائی ہوئی تھیں

کچھ کچھ فاصلے پر جابجا انہی دونوں پھولوں سے دل کی شیپ بنائی ہوئی تھی

بیڈ کے دائیں جانب تھوڑے فاصلے پر صوفے اور خوبصورت سی سینٹر ٹیبل رکھی گئی تھی۔ اسکے آگے گلاس وال پر دبیز پردوں کی تہہ تھی

بیڈ کے بائیں جانب ڈریسنگ موجود تھی

بالکل سامنے بیڈ کے آگے کاؤچ اور اسکے سامنے دیوار پر ایل ای ڈی اور نیچے اسی کاریک موجود تھا۔ کمرہ بے حد کشادہ تھا۔ ڈریسنگ ٹیبل کے ساتھ ہی بائیں جانب مڑتے ہوئے چھوٹا سا کاریڈور جسکے دائیں جانب وارڈروب اور سامنے واش روم کا دروازہ تھا

رادیا بیڈ پر بیٹھی ایک ایک چیز کا معائنہ کر رہی تھی

سائیڈ ٹیبل پر ایک جانب لیمپ اور ایک پر واہب کی تصویر تھی

بلاشبہ وہ بے حد وجیہہ تھا

رادیا کا دل ایک لمحے کو اسکی مسکراتی تصویر دیکھکر دھڑکا۔ گھنیرے بال۔ گہری کالی آنکھوں پر گھنیری پلکیں سایہ فگن تھیں۔ چوڑی روشن پیشانی۔ ستواں ناک اور تیکھے نقوش کلین شیو میں بھی وہ غضب ڈھاتا تھا اور ہلکی سی شیو کے ساتھ تو بات ہی اور تھی

وہ تصویر یقینا اسکی طالب علمی کے دور کی تھی۔ کیونکہ اب اس نے ہلکی سی خوبصورت سی شیو رکھی ہوئی تھی

دراز قد واہب کے سامنے سمارٹ سی رادیا اپنی من موہنی صورت اور درمیانے قد کے ساتھ چھوٹی موئی ہی لگتی تھی

رادیا کا ارادہ نہیں تھا اسکا یوں انتظار کرنے کا کیونکہ کل سے آج تک وہ اپنے ہر ہر انداز سے اپنی ناپسندیدگی اس پر پوری طرح واضح کر چکا تھا

مگر پھر دل میں آیا کہ وہ یہی سوچ رہا ہو گا کہ اتنی واضح ناپسندیدگی کے بعد وہ بھی اسے منہ توڑ جواب دے گی اور اسکا انتظار نہیں کرے گی۔ اس طرح اس کا مقصد پورا ہو گا

اور رادیا کا اس کا مقصد پورا کرنے کا کوئی ارداہ نہیں تھا۔ کیونکہ اسٹیج پر چڑھنے سے لے کر گھر آنے تک جس طرح وہ اسکے معاملے میں بیزاری دکھاتا رہا اور جیسے زیبا اسے کور کرتی رہیں رادیا کو اپنی انسلٹ محسوس ہوئی

اس نے بھی دل میں سوچ لیا کہ اگر وہ اسکے ساتھ برا کرے گا تو وہ اس سے زیادہ اب اسکے ساتھ برا کرے گی۔ زندگی اگر ایسے ہی گزرنی ہے تو ایسے ہی صحیح

بس اسے یہ اطمینان تھا کہ اسکے ماں باپ اسکی رخصتی کر کے چین کی نیند سوئیں گے۔ اب اسے اپنی زندگی کے سبھی فیصلے خود کرنے تھے

اب تک تو وہ ان پر انحصار کئے ہوئے تھی اب اور نہیں

انہی سوچوں میں مصروف وہ وہیں بیٹھی تھی جہاں واہب کی کزنز اسے بٹھا کر گئ تھیں

چند لمحوں بعد دروازہ کھلنے اور زوردار آواز میں بند ہونے کی آواز آئ

مگر رادیا اس دھماکے پر بھی ٹس سے مس نہ ہوئ

مزے سے ایک تکیہ پیچھے بیڈ کے ساتھ لگائے اس پر کمر ٹکائے۔ موبائل ہاتھ میں لئے فیس بک اور واٹس ایپ چیک کرنے میں مگن تھی

واہب نے اسکا یہ بے نیاز مگر کسی قدر قاتل روپ دیکھا تو جی جان سے جل گیا

اسے امید تھی کہ اسکی بے زاری کے سبب وہ اپنا حلیہ بدل چکی ہو گی

مگر وہ اپنی حشر سامانیاں لئے بیڈ پر مزے سے بیٹی اس کا امتحان لے رہی تھی

وہ خود کو اس ساحرہ کے سحر سے بچانے کی بھرپور تگ ودو کر رہا تھا اور وہ تھی کہ اسکی آزمائش بڑھا رہی تھی

غصے سے شیروانی اور کلہ بیڈ پر اسکے پاؤں کے پاس پھینکنے کے انداز میں اچھالا

رادیا نے تیکھی نظروں سے اسکے انداز دیکھے جو اب اسکے دوسری جانب موجود سائیڈ ٹیبل پر جھکا کچھ ڈھونڈ رہا تھا

تھوڑی دیر بعد ایک پیپر اور قلم لئے وہ اسکی جانب بڑھا۔ اسکے دوسری جانب بیٹھتے غصے سے رادیا کے سجے سنورے روپ کو دیکھا

رادیا اسکے انہماک پر بھی اسکی جانب متوجہ نہیں ہوئ مزے سے موبائل پر ٹائپنگ کا کام جاری تھا

کس خوش فہمی میں آپ یوں ابھی تک بیٹھی ہیں" آخر اسے رادیا کو متوجہ کرنا پڑا"

آپکی یہ غلط فہمی دور کرنے کے میں آپکے لئے یہاں بیٹھی ہوں۔ مجھے اپنی سیلفیز لینی تھیں۔ اسی لئے میں یہاں ابھی" تک بیٹھی ہوں۔۔ کیونکہ میری اطلاع کے مطابق اب میں بھی اس بیڈروم کی مالک ہوں۔ تو میری مرضی میں جتنی دیر اور جیسے بھی یہاں بیٹھوں" اسکی جانب نظر اٹھاتے مزے سے اسے ترکی بہ ترکی جواب دے کر اسکے اندر مزید آگ بڑھکاتی وہ اس لمحے واہب کو کسی زہر سے کم نہیں لگی

میری طرف سے پوری رات ایسے ہی بیٹھو۔۔ مجھے کیا۔۔۔ مجھے اس پر سائن چاہئیں" وہ تلملا کر بولا"

رادیا نے اسکے ہاتھ سے پیپر لے کر ایک نظر دیکھا۔ وہ اجازت نامہ تھا دوسری شادی کا

اسکے چہرے پر سایہ لہرایا۔ اسکے وہم و گمان مین نہیں تھا کہ اسے شادی کی پہلی رات یہ تحفہ ملے گا

یہ آپکی منہ دکھائی اور میری آزادی کا پروانہ۔" اسے خاموش دیکھ کر واہب نے دل جلانے والی مسکراہٹ چہرے پر لاتے" ہوئے اس پر چوٹ کی

اس نے ایک گہری سانس لے کر پین کے لئے ہاتھ اسکی جانب بڑھایا

اب کی بار حیران ہونے کی باری واہب کی تھی۔ وہ سمجھ رہا تھا وہ واویلا کرے گی۔ روئے گی کہ ایسا مت کرو مگر اسکا پر سکون چہرہ اسے اور بھی غصہ دلا گیا

پین دیں۔۔۔۔" جب اس نے کچھ دیر پین اسکی جانب نہیں بڑھایا تب رادیا نے اپنی پر سکون نگاہیں اسکی جانب کیں" واہب نے خاموشی سے پین اسے دیا

رادیا نے تیزی سے سائن کئے

بس اتنی سی بات" بڑے سکون سے اس نے پیپر واپس کرتے چہرے پر دلکش مسکراہٹ سجائے اسکی جانب دیکھا"

واہب نے جھنپنے والے انداز میں پیپر واپس لئے۔وہ کیوں اتنی پر سکون تھی۔اسے سمجھ نہیں آرہی تھی

رادیااب کی بار مزے سے کچھ گنگناتی ڈریسنگ کے پاس آئی اپنی جیولری اتار کر سلیقے سے رکھی

آئینے میں نظر آتے واہب کے عکس کو دیکھا جواب بھی حیران پریشان سا بیٹھا تھا۔پھر وہی پیپرز دراز میں پھینکنے والے

انداز میں ڈال کر دھپ دھپ کرتا وارڈروب سے کپڑے نکال کر واش روم کی جانب بڑھ گیا

اپنی ناقدری پر ایک آنسو رادیا کی آنکھوں کے گوشے پر ٹھہرا جسے بے دردی سے اس نے صاف کرکے خود کو مضبوط بنایا

جو بھی تھا آخر تو وہ ایک لڑکی تھی۔نرم گداز دل رکھنے والی۔۔جس کی چند خواہشات بھی تھیں۔مگر واہب نے جس طرح

اسکی ذات کی نفی کی تھی وہ اسکی خواہشوں تک کیسے رسائی حاصل کرتا

جیسے ہی واہب باہر آیا۔رادیا اپنی چیزیں سمیٹ کر کپڑے لئے واش روم میں بند ہو چکی تھی

باہر آئی تو وہ مزے سے بیڈ پر لیٹا تھا کمرے کی لائٹس آف ہو چکی تھیں

رادیا بھی آہستہ سے چلتی ہوئی بیڈ کے دوسری جانب بیٹھی

یہاں ہر گز نہیں سوئیں گی آپ" وہ غصے میں پھر سے بھڑکا"

میں پہلے بھی آپکو باور کرواچکی ہوں کہ یہ کمرہ اب میرا بھی ہے۔فضول میں سینٹی ہو کر میرا دماغ خراب مت کریں""

مزے سے اسکے غصے کی پرواہ کئے بغیر وہ تکیہ درست کرکے لیٹ چکی تھی

وہ بھنا کر اٹھا

ادھر صوفے پر لیٹو۔۔چلو" بے دردی سے اس کا کندھا ہلا کر کہا"

اب کی بار وہ بھی غصے میں اٹھی

میرا خیال ہے اب میں آنٹی اور انکل کے کمرے میں ہی سوتی ہوں" دوپٹہ اپنے کندھوں پر درست کرتی وہ اٹھی"

فصول کاڈرامہ کرنے کی ضرورت نہیں میں آپ کو پہلے ہی اپنی ناپسندیدگی سے آگاہ کر چکا تھا۔ پھر یہ سب یوں نارمل "

انداز میں آپ کیسے لے سکتی ہو" اب اس نے اپنا اصل مسئلہ بیان کیا تھا

اوہ۔۔۔ مگر میں نے بھی آپ کو بتایا تھا کہ یہ ناپسندیدگی آپکی جانب سے ہے مجھے اپنے ماں باپ کی بات کامان رکھنا تھاسو"

رکھا۔ اپنے مسئلے کا حل اب آپ خود ہی ڈھونڈیں" کندھے اچکاتی وہ واپس اپنی جگہ پر بیٹھی

دوسری شادی کی بھی اجازت دے دی ہے اور کیاچاہیئے آپ کو" سر دوبارہ تکیے پر رکھا"

آپ کی موجودگی مجھے اس کمرے میں برداشت نہیں" وہ پھر اسے آرام سے لیٹتے دیکھ کر بولا"

صبح آنٹی اور انکل کے سامنے یہ مسئلہ رکھوں گی۔ وہ آپ کو بتادیں گے کہ کیا کرنا ہے" اس نے پھر واہب کی دکھتی رگ پر"

ہاتھ رکھا

"وہ سمجھ جاتے تو بات ہی کیا تھی"

خیر مجھے کیاجہاں مرضی لیٹو۔۔ آپکا وجود میرے لئے کوئی معنی نہین رکھتا" غصے میں کروٹ لیتے پھر سے اس کی انسلٹ کی

جب میرا وجود کوئی معنی نہیں رکھتا پھر جہاں بھی لیٹوں آپ کو کوئی ایشو نہیں ہونا چاہیئے۔۔ نیند پوری کریں تاکہ کل سے"

پھر طنز کے تیر سیدھے کر سکیں" وہ بھی اپنے نام کی ایک تھی۔ مزے سے اسے جواب دے کر منہ دوسری جانب کیا اور

آنکھیں بند کرلیں

یہ اطمینان بہت تھا کہ انکل آنٹی اسکے ساتھ تھے۔ جو بھی کرلے واہب اسے اس کی حیثیت سے ہٹا نہیں سکتا

یہی اطمینان اسے پرسکون نیند میں لے گیا

جبکہ دوسری جانب اپنی نفرت انڈیل کر بھی واہب بے سکون اور بے چین تھا

شادی کے ہنگامے سرد پڑتے ہی ولیمے سے اگلے دن ہی دعوتوں کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا

واہب کو شدید کوفت ہوتی تھی سب کے سامنے ایک اچھے شادی شدہ جوڑے کا منظر پیش کرتے ہوئے

واہب نے چوتھے دن سے ہی آفس دوبارہ سے جوائن کر لیا تھا۔ حالانکہ زیبا نے کافی شور مچایا

شادی کہی تھی آپ نے کر لی۔ اب اس ایک رشتے کو اپنی ہر مصروفیت پر فوقیت نہیں دے سکتا" زیبا کو جیسے ہی معلوم ہوا"

۔ کہ وہ صبح سے آفس جا رہا ہے انہوں نے اپنے کمرے میں اسے طلب کیا

وہ جھنجھلائے انداز میں انکے سامنے بیٹھا انکے سوالوں کے جواب دے رہا تھا

واہب۔ اتنی پیاری تو ہے وہ۔۔۔ تم پھر بھی اسکے ساتھ خوش نہیں "شادی کے دوران وہ یہی سمجھ رہی تھیں کہ ابھی غصے "

میں ہے۔ بیوی کے ساتھ چند دن گزارے گا تو ٹھیک ہو جائے گا

صرف خوبصورتی کسی ازدواجی زندگی کی کامیابی کا راز ہوتی تو کسی خوبصورت لڑکی کو کبھی طلاق نہ ملتی" اسکی خطرناک حد"

تک کہی جانے والی سنجیدہ بات پر ان کا دل دہل کر رہ گیا

کیا کرنے والے ہو تم" انہوں نے دہشت سے اسکی آنکھوں کی سنجیدگی کو دیکھا"

بے فکر رہیں طلاق نہیں دوں گا۔۔ مگر ہر وقت اسے اپنے سامنے بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ کم از کم آفس جا کر تو اس عمر"

رسیدہ خاتون سے جان چھوٹے گی" وہ نفرت سے بولا

واہب۔۔۔۔اس طرح مت کرو بیٹا اسے سمجھو وہ بہت اچھی بچی ہے" انہوں نے پھر سے محبت سے اس کا ہاتھ تھام کر" اسے سمجھانے کی کوشش کی

بچی نہیں ہے وہ۔۔۔ مجھ سے پانچ سال چھوٹی نہیں۔۔۔ پانچ سال بڑی ہے۔ بھائی کے کئے کی سزا مجھے ملنی تھی مل گئی۔" اب کہیں تو اپنی مرضی کی زندگی گزارنے دیں" وہ غصے میں ان کا ہاتھ جھٹک کر کمرے سے نکل گیا

آفس سے واپسی پر وہ جان بوجھ کر جم آگیا۔ وہ چاہتا تھا جتنا وقت اسے میسر ہے وہ گھر سے باہر گزارے

جم میں داخل ہوا تو سب نے اسے مبارکباد دی

بے دلی سے چہرے پر مسکراہٹ سجائے سب کی مبارک وصول کی

۔پھر اپنے جم پارٹنر کی جانب بڑھا

کیسے ہو بھئی۔ سنا ہے بھابھی بڑی ہیں تم سے" اس نے سرسری سا سوال کیا جو واہب کو کسی تازیانے کی طرح لگا"

ہمم" صرف ہمم پر اکتفا کیا۔ راڈ پر ویٹس لگانے لگا"

دھیان رکھنا۔۔ بڑی عمر کی لڑکیاں کبھی رعب میں نہیں آتیں۔ بلکہ شوہر کو نہ صرف بچوں بلکہ غلام کی طرح ٹریٹ کرتی" ہیں" وہ مزید آگ بھڑکا کر اپنے کام میں مصروف ہو چکا تھا

اسکی بات پر واہب کو راد یا کا رویہ یاد آیا۔ وہ واقعی اسکی کسی بات کو خاطر میں نہیں لاتی تھی

ویٹ اٹھانے مشکل ہو گئے

کیا ہوا ہے" اسے واپس ویٹ رکھتے دیکھ کر کوچ اسکے قریب آیا"

پتہ نہیں شاید ایک ہفتے کا گیپ دیا ہے نا اسی لئے کچھ ٹیمپو نہیں بن رہا" وہ نظریں نیچی کئے بولا"

ارے یار تو کم سے سٹارٹ کرنا۔۔۔۔"وہ اسکا کندھا تھپتھا کر چلا گیا"

اسکے بعد بھی آدھا گھنٹہ بمشکل واہب جم میں گزار سکا

دماغ بالکل ہی ساتھ دینے سے انکاری تھا

غصے سے واپسی کے لئے نکل کھڑا ہوا

وائے قسمت۔۔بیڈروم میں پہنچا تو رادیا مزے سے کوئی فلم لگائے۔بیڈ پر بیٹھی ساتھ ساتھ پاپ کارن کھانے میں مصروف تھی

واہب نے کسی قدر حقارت سے اسکے یہ انداز دیکھے

پھر نظر انداز کرتا ہوا واش روم کی جانب بڑھ گیا

تھوڑی دیر بعد آیا تو بھی اسکے انہاک میں کوئی فرق نہیں آیا تھا۔واہب نے غصے بھری نظریں اس بے نیاز کے چہرے پر ٹکائیں

جم میں ہونے والی گفتگو پھر سے ذہن کے پردے پر تازہ ہوئی

رادیا نے ایک اچٹتی نگاہ خود کو گھورتے واہب پر ڈالی

چہرے پر بے نیازی کا خول تاری تھا۔مگر دل کبھی کبھی اسکے یوں دیکھنے پر سوکھے پتے کی طرح کانپتا بھی تھا

بند کرو اس بکواس کو"جب اس نے کوئی رسپانس نہیں دیا تو واہب غصے سے بولا"

رادیا نے آواز بند کرکے بلوٹوتھ ائیر پیس کان کے ساتھ اٹیچ کرکے حل نکالا

واہب اپنی بات کی یہ بے قدری برداشت نہیں کر سکا

غصے سے ریموٹ اسکے ہاتھ سے لینا چاہا وہ چوکنا بیٹھی تھی۔ہاتھ سرعت سے واہب کی پہنچ سے دور کیا

مسئلہ کیا ہے آپکے ساتھ اب آواز تو نہیں آرہی نا۔۔سو جائیں" پرسکون چہرہ اسکے برابر بیٹھے واہب کو طیش دلا گیا"

اسکی روشنی میری آنکھوں میں چبھ رہی ہے۔" دانت پیس کر بولا"

تو اب میں کیا کروں۔ میرا مووی دیکھنے کو دل کر رہا ہے۔ آپ یہ کشن اپنی آنکھوں پر رکھ لیں" ایک اور حل۔۔ پھر سے" اسے بچوں کی طرح ٹریٹ کیا

اسے بند کرو نہیں تو میں یہ ایل ای ڈی توڑ دوں گا" انگلی اٹھا کر وارننگ دی"

یہ تو میں بند نہیں کرنے والی۔۔ہر وقت آپکی بات مانتی جاؤں" وہ دوبدو ہوئی"

کتنی باتیں مانی ہیں میری اب تک" اس نے سارا رخ رادیا کی جانب کیا"

کس رشتے سے ساری باتیں مانوں؟" بھنویں اچکا کر سوال کیا"

اوہ۔۔۔۔۔۔بس اتنا سا صبر کر سکی۔۔۔رشتہ بنانا چاہتی ہو" واہب کی بات کی تہہ تک پہنچتے ساتھ ہی اس کا حلق تک" کڑوا ہو گیا

گھٹیا سوچ" دو لفظوں میں ہی اس نے واہب کی سیوا کر دی"

واہب زیر لب مسکراتے جیسے اسے چڑانے لگا۔ پھر مزے سے اسکے ایک کان سے ائیر پیس نکال کے اپنے کان میں لگایا۔

اور اسکے قریب تکیہ کر کے مزے سے بیٹھ کر رادیا کی گود میں رکھے پاپ کارن کے باؤل سے پاپ کارن کھانے لگا

وہ حیرت سے اس پل پل بدلتے مگر کسی قدر ڈھیٹ انسان کو دیکھ رہی تھی

یہ کیا بدتمیزی ہے" دوسری بار جب اس کا ہاتھ پاپ کارن کی جانب بڑھا اس نے باؤل پیچھے کرتے واہب کو گھورا"

جو تھوڑی دیر پہلے آپ کر رہی تھیں" وہ مزے سے بولا"

نگاہیں سامنے سکرین پر تھیں

ائیر پیس واپس دیں" اس نے ضبط کرتے ہوئے ہتھیلی اسکی جانب بڑھائی"

مجھے بھی مووی دیکھنی ہے" اسکی شفاف ہتھیلی سے نظر چراتے وہ مزے سے بولا"

مگر مجھے مووی اکیلے دیکھنی ہے۔ آپ سوئیں" رادیا نے گویا بحث ختم کی"

کمرہ میرا۔۔ ایل ای ڈی میری۔۔۔ نیند بھی میری۔۔۔ تو میری مرضی میں مووی دیکھوں یا سوؤں" وہ بھی اب بے" نیازی کی انتہا پر تھا

رادیا نے غصے سے اسکی جانب دیکھا۔ دوسرا ائیر پیس بھی اسکے پاس پٹخ کر باؤل سائیڈ پر رکھا

تکیہ سیدھا کر کے لیٹ گئ۔ سمجھ گئ تھی کہ وہ اب ڈھٹائی کرے گا۔ اور جتنی دیر لیٹے گا نہیں اسے کوئی نہ کوئی طنز کرتا رہے گا

اسکے میدان سے بھاگ کھڑے ہونے پر واہب کے چہرے پر ایک فاتحانہ مسکراہٹ ابھری۔ کن اکھیوں سے اپنے ساتھ لیٹے وجود کو دیکھا

پھر توجہ فلم پر مبذول کی۔ جو بھی تھا اسکی چوائس اچھی تھی

اگلے دن صبح ناشتے پر واہب کن اکھویں سے رادیا کی تیاریاں دیکھ رہا تھا

لیمن اور گرے کلر کا دیدہ زیب سوٹ پہنے لائٹ سا میک اپ کئے بالوں کو اچھے سے سیٹ کئے وہ کہین جانے کو تیار تھی

تیاری دیکھنے کے باوجود اس نے خاموش رہنا ہی مناسب سمجھا

اسے کیا جہاں مرضی جائے

بیٹا رادیا کو اسکے بوتیک ڈراپ کر دینا۔" واہب کو اٹھتا دیکھ کر زیبا نے چائے پیتے ہوئے سرسری انداز میں کہا"

کیا۔۔۔کس خوشی میں" وہ یکدم بھڑکا"

رادیا نے ایک نظر اسے دیکھا پھر جلدی جلدی ناشتا ختم کرنے لگی

کوئی ضرورت نہیں ہے جاب کی۔ بند کرو یہ بوتیک" مزے سے اسے حکم سنا کر وہ ڈائیننگ ہال سے جانے لگا جب اپنے"
پیچھے سے اسکی چبھتی ہوئی آواز سنائی دی

میں نے اتنے سال لگا کر یہ بوتیک اسی لئے سیٹ نہیں کیا تھا کہ شادی کے بعد اسے بند کر دوں۔ یہ میرا پروفیشن ہے اور"
مجھے یہ کرنا ہے" وہ دوٹوک انداز میں بولی

کیا مسئلہ ہے تمہیں۔۔۔کوئی معیوب کام نہیں ہے اس کا۔۔لے کر جاؤ" سمیع نے بھی واہب کو جھاڑ پلائی۔ وہ غصے میں"
تن فن کرتا کمرے کی جانب بڑھ گیا

میری کسی بات کی تو کوئی ویلیو ہی نہیں۔۔نہ ماں باپ کی نظر میں نہ اب۔۔۔اس نام نہاد بیوی کی نظر میں"""
غصے سے اونچی اونچی بولتا وہ گھڑی پہن کر والٹ اور موبائل اٹھاتے ہوئے باہر نکلا

گاڑی کے قریب ہی وہ کھڑی اس کا انتظار کر رہی تھی

وہ جو تھوڑی دیر پہلے دل کو کچھ اچھی لگی رہی تھی اس وقت پھر سے اس سے نفرت محسوس ہو رہی تھی

غصے میں ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے دھماکے دار آواز سے دروازہ بند کیا

رادیا اپنی جگہ کانپ گئی

لرزتے ہاتھوں سے دروازہ کھول کر اسکے برابر والی سیٹ پر بیٹھ کر ایک نظر اسے دیکھا جو آنکھوں پر گاگلز لگائے جبڑے بھینچے چہرے پر سخت تاثرات لئے ہوئے تھا۔ گاڑی ریش انداز میں ریورس کی

رادیا نے جلدی سے سیٹ بیلٹ پہن لی۔ مبادا ادھر ادھر ٹکراتی پھرتی

تھوڑی ہی دیر بعد گاڑی ہوا سے باتیں کرنے لگی

ایڈریس بتاؤ" غصے بھری آواز اسکے قریب سے آئی۔ جو گاڑی سے باہر بھاگتے دوڑتے منظر میں گم تھی"

شرافت سے اسے راستہ بتایا

یہ سب ثابت کر کے کیا سمجھ رہی ہو" تھوڑی ہی دیر بعد واہب کی آواز پھر سے آئی"

مجھے کچھ ثابت نہیں کرنا۔ کل کو جب دوسری شادی کر لیں گے تو میں کیا در در کی ٹھوکریں کھاؤں گی۔ میں خود مختار" ہوں۔ اور خود مختار ہی رہنا چاہتی ہوں" وہ بھی سنجیدگی سے اپنا نکتہ نظر بیان کرنے لگی

اور ویسے بھی جب مجھے بیوی نہیں مانتے۔ نا مجھ سے نا اس رشتے سے آپکا کوئی لینا دینا ہے تو پھر میں جو مرضی کروں آپکا اتنا" واویلا کرنا بنتا نہیں ہے" اس کا بہت کچھ جتاتا ہوا لہجہ واہب کو مزید تلملا کر رکھ گیا

اوہ تو آگے کی پلیننگ ہو رہی ہے" وہ ہونٹوں کو سیٹی کی شکل بناتے ہوئے بولا"

جب آپ پلیننگ کر سکتے ہیں تو میں کیوں نہیں" وہ کندھے اچکا کر بولی"

تو پھر اپنی گاڑی بھی لو۔۔ اتنی ہی خود مختار ہو۔۔ میں کیوں ڈرائیور بنوں" وہ پھر چڑ کر بولا"

شوہر نہیں بن رہے تو کچھ تو بنیں ڈرائیور ہی بن جائیں" رادیا کا شوخی لئے لہجہ اسے ایک آنکھ نہ بھایا"

جانتا ہوں میری پرسنیلٹی سے بری طرح متاثر ہو اب یوں جلی کٹی سنا کر اپنے جذبات آشکار مت کرو"" واہب کی بات پر

اس کا دل کیا پھر سے کیا کہے گھٹیا سوچ اور گھٹیا انسان۔ مگر پھر خاموش ہو گئ

جیسا انسان خود ہوتا ہے ویسی سوچ ہوتی ہے "خود کو کچھ سخت کہنے سے روکتے روکتے بھی وہ اسکی طبیعت صاف کر گئ"

کیا وہ چاہتا تھا کہ وہ اتنی فضول گوئی سے اسے زچ کرے کہ وہ خود اسے چھوڑ کر چلی جائے

ہاں اب اسے واہب کے ارادے ایسے ہی لگ رہے تھے

مگر وہ بھی دل مضبوط کئے اسکی ہر الٹی سیدھی بات سن لیتی تھی اور برداشت کر لیتی تھی

اپنی سوچوں سے گھبرا کر اس نے یوں ہی ہاتھ بڑھا کر اسٹیریو آن کیا۔ ابھی راستہ کافی تھا۔ اسے مزید واہب کی گل افشانیاں

نہیں سننیں تھیں۔ اسی لئے اسٹیریو آن کر لیا

I'll be your ghost

I'll be right here when you need me the most

I'll always stand here in times that you go

I'll watch as you walk away

Lend me your fears

Loan me your doubts if you need to see clear

I'll always hold them when your nowhere near

I'll take the weight when you say

So find, find me a secret that you can't help but hide

There in your heart where it keeps you alive

While I wait right here

I'll be your ghost

I'll be right here when you need me the most

I'll always stand here in times that you go

I'll watch as you walk away

شکر تھا کہ واہب خاموش ہو چکا تھا

گانا سنتے رادیا کی آنکھوں میں آنسو ٹھہرے۔ اس نے اور چاہا ہی کیا تھا ایک قدر کرنے والا ساتھی۔ مگر قسمت نے اسکے ساتھ کیا کھیل کھیلا تھا

کبھی کبھی دل کرتا تھا اسکی ذات کو یوں ادھیڑنے والے پر دو حرف بھیجے اور چھوڑ چھاڑ چلی جائے کہیں بھی جہاں کم از کم واہب کی طنز میں ڈوبی باتیں نہ ہوں۔ وہ نہیں جانتا تھا وہ کس بری طرح اس کا دل دکھا رہا ہے

اللہ کرے تمہیں محبت ہو اور تمہاری محبت تمہارے ساتھ وہی کچھ کرے جو تم آج میرے ساتھ کر رہے ہو "چند دنوں" میں ہی اس کی ہمت جواب دے گئ تھی۔ نجانے کیوں آج یہ بد دعا اسکے دل میں آئ۔ اور اس نے پورے دل سے خاموش بد دعا اپنے سے چند گز کے فاصلے پر بیٹھے اپنے ہی شوہر کو دے ڈالی

اور اللہ خاموش صبر کرنے والوں کے صبر کو رائیگاں جانے نہیں دیتا

کس قسم کی بوتیک چلاتی ہو۔۔خود تو کبھی کوئ ڈھنگ کے کپڑے نہیں پہنے" اگلے دن واپسی پہ اسے پک کرتے ہوئے وہ" جان بوجھ کر اسے چھیڑ رہا تھا

واہب کو اتنی تو سمجھ آگئ تھی کہ وہ زیادہ خاموش رہتی ہے تاکہ لڑائی نہ ہو۔ مگر واہب نجانے کیوں اسے بار بار تنگ کرتا تھا۔ ہر وقت اپنی باتوں سے عاجز کرنے کی ٹھان رکھی تھی۔ تاکہ وہ تنگ آکر خود ہی چلی جائے

لڑکوں کو لڑکیوں کی کیاڈریسنگ سینس ہوتی ہے؟" وہ چڑے بغیر بڑے آرام سے بولی"

بالکل لڑکیوں کا تو ڈریسنگ سینس ہو سکتا ہے۔۔۔بڑی عمر کی عورتوں کا نہیں ہو سکتا" وہ پھر سے اسے عمر کا طعنہ دے گیا"

اب کی بار وہ خاموش رہی

مگر دل میں کہیں اسکی بات نے تکلیف پہنچائ تھی۔ انسان تھی وہ کیسے نفی کرتی اس بات کی کہ واہب کی جانب سے چلائے جانے والے تیر اسے گھائل نہیں کرتے

آپ کی بہت ریسرچ ہے۔ لگتا ہے ساری جوانی اسی میں ضائع کر دی ہے" آخر سوچ کر اسے جواب دیا"

واہب کا قہقہہ بے ساختہ تھا

ابھی میری جوانی چل رہی ہے محترمہ" پھر سے لہجے کا طنز رادیا نے محسوس کیا"

تو پھر کب دوسری شادی کر رہے ہیں" اچانک اسکی جانب رخ کرتے وہ اعتماد سے بولی"

جلد ہی۔۔۔" چہرے پر بڑی خوبصورت مسکراہٹ نے چھب دکھائ۔ ایسے جیسے جس لڑکی سے کرنا چاہتا ہو وہ وہیں کہیں" ہے

رادیا نے حسرت سے اسکی یہ مسکراہٹ دیکھی۔ اور رخ پھر سے سامنے کر لیا

ملنا ہے اس سے "دل جانے والی مسکراہٹ سے اسے دیکھتے کہا"

نہیں پہلے انکل آنٹی کو ملائیں وہ زیادہ خوش ہوں گے آپکی پسند کی لڑکی کو دیکھ کر۔۔۔۔"رادیا نے اسکی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا۔ اب مسکرانے کی باری اس کی تھی

بلکہ کہتے ہیں تو کل ہی میں اور آنٹی اسکے گھر جا کر اس سے مل آتے ہیں" اس نے معصوم سی شکل بنا کر ایک اور مشورہ دیا"

واہب نے غصے سے ہونٹ بھینچے۔ انہی کی وجہ سے تو یہ ان چاہا رشتہ باندھا تھا۔ یکدم خاموش ہو کر گاڑی کی رفتار بڑھا دی

رادیا نے بھی سکون کا سانس لیا

رمضان شروع ہونے میں فقط چند ہی دن رہ گ ےئے تھے۔ اس شام گھر آتے ہی زیبا نے رادیا کو گروسری کے لئے چلنے کا کہا

پلیز ماں اس وقت میرا ہرگز موڈ نہیں ہے جانے کا" زیبا رادیا کو بلانے ان کے کمرے میں آئیں وہیں واہب کپڑے چینج کئے ٹی وی آن کرے بیڈ پر آرام دہ انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔ جب زیبا کے کہنے پر کہ وہ ان دونوں کو گروسری کے لئے لے کر چلے۔ اس کا منہ بن گیا

نہایت بے زاری سے ماں کو کہا

حد ہے واہب اب ہم دونوں کہاں خوار ہوتے پھریں گے۔ تمہارے ابو بھی گھر پر نہیں۔۔۔۔ نہیں تو انہی کے ساتھ چلے جاتے "انہوں نے اسے گھر کا

یار۔۔۔ کل کر لینا سچ میں بہت تھکا ہوا ہوں "وہ بیڈ پر مزید پھیلتے ہوئے بولا"

رادیا واش روم میں کپڑے چینج کرنے گئ ہوئ تھی

جیسے ہی باہر نکلی زیبا کو یکدم کچھ یاد آیا

اچھا پھر ایسا کرو گاڑی کی چابی رادیا کو دو۔۔اسے گاڑی چلانی آتی ہے۔ہم دونوں خود ہی چلی جاتی ہیں۔""

رادیا جو دھلے دھلائے چہرے پر کریم لگا رہی تھی یکدم شیشے میں سے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے اسکے ہاتھ تھمے

واہب نے بھی گردن موڑ کر ایک نظر اسے دیکھا

بیٹا۔۔۔تمہیں آتی ہے نا چلانی "زیبا نے اس سے تصدیق چاہی۔شادی سے پہلے گھر کے زیادہ تر کام وہی کرتی تھی۔لہذا ابا" سے بہت چھوٹی عمر میں گاڑی چلانی سیکھ لی تھی

جی آنٹی۔۔"اس نے ہولے سے کہا"

واہب کی پر تپش نظریں ابھی بھی اسی پر تھیں۔رادیا نے قصدا اسکی جانب دیکھنے سے احتراز کیا۔اب وہ چھوٹے سے ٹاپس پہن رہی تھی

بس ٹھیک ہے میں اپنا بیگ پکڑتی ہوں تم چابی لے کر نیچے آجاؤ"زیبا جلدی سے پروگرام تہہ کرتیں کمرے سے باہر نکل" گئیں

واہب نے سائیڈ ٹیبل سے چابی اٹھائ

اب کہیں میرا غصہ میری گاڑی پر نکال کر ادھر ادھر مت مار دینا۔ویسے بھی اس عمر میں دکھائ اور سنائ کم دیتا ہے""

واہب نے ایک ابرو اچکا کر پھر سے اس پر طنز کیا

رادیا نے ایک لمحے کو آنکھیں بند کرکے گہرا سانس کھینچا۔جیسے اس کا طنز برداشت کر رہی ہو

آپ رہنے دیں۔ ہم کیب کروالیں گے" بمشکل اسکے طنز پر خود کو نارمل رکھتے ہوئے وہ دماغ کو اپنی جگہ پر رکھتے ہوئے" بولی۔ پہلی بار اپنے طنز پر اسکے چہرے پر لہرانے والا سایہ اسے بھی برا لگا

جیسے ہی اسکے پاس پڑا اپنا بیگ اٹھانے کے لئے جھکی نجانے واہب کے دل میں کیا سمائی۔یکدم اسکا ہاتھ تھام گیا

اچھا یار مذاق کر رہا تھا۔یہ لو لے جاؤ چابی" دوسرے ہاتھ سے اسکی ہتھیلی کھولتے چابی اسکے ہاتھ پر رکھی"

اسکے لمس نے عجیب سی تکلیف دی بجائے خوشگوار احساس دینے کے رادیا نے غصے سے ہاتھ کھینچا

واہب نے حیرت سے اسکا ردعمل دیکھا

آئندہ مجھے ہاتھ مت لگائیے گا۔ آپکی زبان کے وار ہی بہت ہیں" یکدم آنکھوں میں لہرانے والی نمی دیکھ کر واہب دنگ" رہ گیا۔ اس نے تو بہت عام سے انداز میں اس کا ہاتھ تھاما تھا

بیگ جھپٹنے کے سے انداز میں بیڈ سے اٹھاتی وہ تن فن کرتی کمرے سے باہر نکل گئ

اوہ تو محترمہ کو میرا ہاتھ لگانا میری باتوں سے کہیں زیادہ برا لگا۔۔" واہب کے دماغ میں ایک اور خیال ابھرا"

چلو اب اور ہی طرح کے وار کے لئے تیار ہو جاؤ۔۔ انٹرسٹنگ" چہرے پر شریر مسکراہٹ ابھری۔ آنکھیں شرارت سے" چمکیں

رادیا کا تمام وقت دماغ سنسناتا رہا

اسی کی سیٹ پر اسی کی گاڑی میں بیٹھنا بھی کسی امتحان سے کم نہیں تھا۔ نجانے کیوں آنکھیں بار بار بھر آئیں۔ کیا وہ اتنی ہی بے وقعت ہے۔ کتنی بڑی تھی فقط پانچ سال۔ وہ چھبیس کا تھا تو وہ اکتیس سال کی تھی

مگر وہ ہر وقت اسے ایسے بڑی عمر کا طعنہ دیتا تھا جیسے وہ پچاس سال کی ہو

یااللہ کس مصیبت میں زندگی پھنس گئ ہے" گروسری لیتے وقت بھی زیبا سے نظر بچا کر بار بار بھر آنے والی آنکھیں" صاف کرتی رہی۔ہاتھ پر ابھی بھی ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئ انگارہ دہک رہا ہو

بے شک اسکے محرم نے اس کا ہاتھ تھاما تھا۔ مگر یہ ہاتھ محبت میں نہیں مجبوری میں اس نے آج تھاما تھا۔اسی لئے اپنی بے وقعتی اور بھی محسوس ہو رہی تھی

تمام راستہ خود سے جنگ کرتی رہی کہ اسکے سامنے خود کو بالکل نارمل رکھنا ہے۔'اسے احساس بھی نہ ہونے پائے کے اس کی یہ حرکت مجھ پر کیا کیا ستم ڈھا چکی ہے'دل میں سوچتے خود کو مضبوط کیا

مگر وہ نہیں جانتی تھی۔اب ایک اور محاذ اسکے آگے کھل جائے گا

انہیں گھر آتے سات بج چکے تھے۔زیبا نے فورا زرینہ (کام کرنے والی) کو روٹیاں پکانے کو کہا

سمیع بھی گھر آچکے تھے۔واہب اور وہ دونوں لاؤنج میں بیٹھے کوئ میچ دیکھنے میں مصروف تھے

رادیا بھی وہیں ایک صوفے پر ٹک گئ

واہب اسکے سامنے والے صوفے پر سمیع کے ساتھ بیٹھا تھا

اسے بیٹھتا دیکھ کر دماغ میں سوچا گیا پلین ذہن میں آیا

اٹھ کر کچن میں گیا وہاں سے پانی کا گلاس لا کر عین رادیا کے قریب اسکے دائیں جانب بیٹھا۔اس طرح کے اس کا صوفے پر پھیلا ہاتھ رادیا کو مکمل طور پر اسکے گھیرے میں لئے ہوئے تھا

رادیا نے چونک کر اور کسی قدر حیران ہو کر اسکی یہ بے تکلفی دیکھی

زچ کرنے والی مسکراہٹ چہرے پر سجائے وہ پانی پینے میں مصروف تھا

وہ غصے سے اس کو گھورتی ہوئی اٹھ کر جانے لگی جب اس نے بازو بڑھا کر اسکے کندھے پر رکھتے اسکی یہ کوشش ناکام بنائی

سمیع سامنے نہ بیٹھے ہوتے تو وہ اچھی طرح اسکی خبر لیتی۔ زیبا بھی وہاں آکر بیٹھ چکی تھیں۔ اب وہ کیسے اسکا ہاتھ اپنے کندھوں سے ہٹاتی۔ اس سے کوئی بعید نہیں تھی وہ انکے سامنے ہی کوئی بات کرکے اسکی بے عزتی کر دیتا

اس نے بڑی مشکل سے ان دونوں کے سامنے اپنے اور اسکے رشتے کا بھرم رکھا ہوا تھا

مل گئیں سب چیزیں "اب اسکا مخاطب زیبا تھیں"

ہاں شکر ہے سب کچھ مل گیا۔ اب روزوں میں بار بار خوار نہیں ہوا جاتا۔ "انہوں نے سکون کا سانس بھرتے ہوئے کہا"

رادیا دم سادھے اس کے پاس بیٹھی تھی۔ جبکہ دل کر رہا تھا اسکے ہاتھ میں موجود گلاس اٹھا کر اسی کے سر میں دے مارے اور پھر یہ سلسلہ یہیں تک رکا نہیں کھانے کی میز پر بھی وہ بار بار اسکا ہاتھ تھام کر اسے کہتا رہا یہ ڈال دو۔۔ وہ ڈال دو۔ پانی دو یا پھر یوں ہی باتوں کے درمیان اسے شامل کرکے اسکے کندھے پر ہاتھ مار دیتا

رادیا کا بس نہیں چل رہا تھا الٹے ہاتھ کی ایک اسے دیتی

جیسے ہی کھانا ختم ہوا۔ برتن سمیٹ کر وہ فورا کمرے کی جانب آئی

سمجھا کیا ہوا ہے اس نے خود کو جو مرضی کرے گا۔ اور میں چپ بیٹھوں گی۔"

"کمرے میں آتے ہی سائیڈ ٹیبلز کی درازیں کھنگالیں

بہت ہو گیا۔۔ اب میں مزید برداشت نہیں کروں گی۔ اسے بھی بتا مزہ دوں گی۔۔ ابھی وہ اجازت نامہ آنٹی اور انکل کو" دکھاتی ہوں۔ انہیں بھی اسکے کرتوت پتہ چلیں۔ ایسے پیش آرہا ہے جیسے محبتوں کے خزانے لٹاتا رہا ہے مجھ پر" کیچر سے

نکل کر چہرے پر آنے والے بالوں کو بار بار پیچھے کرتے وہ غصے سے بڑبڑائ۔ ابھی ایک سائیڈ ٹیبل دیکھنے کے بعد دوسری دیکھنی شروع ہی کی تھی کہ واہب بھی آدھمکا

پہلے تو چونک کر اسکی حرکت ملاحظہ کی پھر چہرے پر مخصوص دل جلانے والی مسکراہٹ سجائے ایسے سر ہلایا جیسے بہت کچھ سمجھ آگیا ہو

کیا ڈھونڈا جارہا ہے ڈئیر مسز" لہجے میں بھی شرارت واضح تھی"

رادیا نے ہاتھ روک کر تیکھی نظروں سے اسے دیکھا

کیا مسئلہ ہے آپکے ساتھ۔۔۔ شرم نہیں آتی یوں ماں باپ کے سامنے مجھ سے چپکتے اور اتنی گھٹیا حرکتیں کرتے۔ بالکل" ہی شرم مری ہوئ ہے" وہ پہلی بار غصے میں اس پر چلارہی تھی۔ نہیں تو ابھی تک بڑے صبر سے اسکی باتیں سہتی آئ تھی

بیوی ہو میری۔۔۔ کسی کے بھی سامنے ہاتھ لگا سکتا ہوں" ہاتھوں کو دائیں بائیں پھیلائے کندھے اچکاتے مزے سے کہا"

ہونہہ بیوی۔۔۔۔۔" رادیا نے کاٹ دار لہجے میں کہا"

میں وارن کررہی ہوں آئندہ اگر یہ گھٹیا حرکتیں کیں تو میں انکل اور آنٹی کے سامنے ایک ایک بات رکھ کر اس" شرافت کے چولے کو اتروادوں گی" انگلی اٹھا کر اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے اسے وارن کرنے والے انداز میں بولی

اوہ رئیلی" واہب پر اسکے غصے کا کوئ اثر نہ ہوا"

میں خاموشی سے ہر بکواس اگر ابھی برداشت کررہی ہوں نا تو بس یہیں تک رہو۔۔۔ جو ہاتھ کسی غرض کے تحت میری" جانب بڑھتا ہے نا اسے میں توڑنا بھی اچھے سے جانتی ہوں" نظروں میں کاٹ لئے پھر سے واہب کو باور کروایا

اس کے بڑے بڑے دعوے سن کر واہب کا بھی دماغ گھوم گیا

یکدم اپنے سے چند گز کے فاصلے پر کھڑی رادیا کی جانب تیزی سے بڑھ کر اسکی کلائی غصے سے تھامی

لو پکڑ لیا پھر سے ہاتھ توڑ کے دکھاؤاب" رادیا اس اچانک افتاد کے لئے تیار نہیں تھی۔ اسکی جرات پر ہکا بکا رہ گئ"

بس یہیں تک دعوے تھے" واہب کا تمسخرانہ انداز نجانے کیوں اسکی آنکھیں جھلملا گیا"

واہب نے خاموشی سے اسکی آنکھوں میں موجود نمی دیکھی

ایک تو وہ تھی ہی قاتلانہ نقوش کی حامل اور پھر جب آنکھوں میں نمی لے آتی تھی واہب کو اپنے ہر ارادے سے ڈگمگا دیتی تھی

چند پل کی خاموشی انکے درمیان آئی۔ اور پھر یکدم رادیا نے اپنی کلائی پر موجود اسکے ہاتھ پر تیزی سے دانت گاڑھے

واہب نے سی کر کے اس جنگلی بلی کو حیرت سے دیکھا

ایسے ردعمل کی امید اسے ہر گز نہیں تھی

رادیا نے نمی اپنے اندر اتارتے فاتحانہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے اسے دیکھا

اب پتہ چلا میں کیا کچھ کر سکتی ہوں" واہب ہاتھ جھٹک کر اسکے دانتوں سے پڑنے والے سیک کو کم کرنے کی کوشش کر رہا" تھا

کس چیز سے دانت رگڑتی ہو۔۔ اس قدر نوکیلے" گھور کر پاس سے گزرتی رادیا سے پوچھا"

جو الماری میں منہ دیئے اگلے دن پہننے والے کپڑے نکال رہی تھی

صحیح کہتے ہیں عورت کے آنسوؤں پر دل کو بے قابو مت ہونے دو۔۔ بڑے دھوکے والے آنسو ہوتے ہیں" واہب زیر" لب بڑبڑایا

صبح جس وقت وہ لوگ ناشتہ کر رہے تھے تب اچانک زیبا کی نظر واہب کے ہاتھ پر پڑی۔ جہاں رادیا کے دانتوں کے نشان لال ہونے کے بعد اب گہرے رنگ میں بدل چکے تھے ایسے جیسے نیل کا نشان ہو

تمہارے ہاتھ پہ کیا ہوا ہے؟" زیبا کے سوال پر سمیع اور رادیا کی نگاہ بھی اچانک اسکے ہاتھ پر پڑی۔ رادیا نے تو سرعت سے" نگاہ ہٹائی

مگر سمیع نے بھی پریشان ہو کر دیکھا

واہب کی گہری نگاہوں نے پل بھر کو اس بے نیاز کو دیکھا جس کی یہ کارستانی تھی۔ وہ سامنے والی کرسی پر زیبا کے ساتھ بیٹھی تھی

پتہ نہیں شاید رات مین کسی بہت ہی زہریلے کیڑے نے کاٹ لیا ہے" اسکی آواز کی گھمبیر تا پر رادیا کی پلکیں لرزیں"

توڈاکٹر کو دکھاؤ ایسے لائٹ مت لو" سمیع نے اسے تنبیہہ کی"

جی بس ابھی آفس جاتے ہوئے دکھاتا جاؤں گا" اس نے سر اثبات میں ہلاتے کہا"

رادیا بیگ کہاں ہے تمہارا" زیبا نے اس سے نظر ہٹا کر رادیا کو مخاطب کیا"

جی وہ ابھی اوپر کمرے میں ہے۔ میں اپنا ہینڈ بیگ لینے جاتی ہوں تو لے آتی ہوں" رادیا اور زیبا کی باتیں اسکی سمجھ میں" نہیں آرہی تھین۔ کس بیگ کی وہ بات کر رہی تھیں

چلو ٹھیک ہے امی ابو کو بہت سلام کہنا۔ اور بس دو دن میں واپسی کر لینا میں بہت اداس ہو جاؤں گی" واہب نے پھر نا سمجھی" کے انداز سے ساس بہو کے اس پیار کو دیکھا

جی ضرور" وہ محبت سے کہتی ڈائننگ روم سے نکل کر سیڑھیوں کی جانب چل پڑی"

کہیں جارہی ہے یہ؟" اسکے سوال پر سمیع اور زیبا نے ایک نظر ایک دوسرے کو دیکھا"

ہاں اپنی امی کی طرف"

کیوں؟" نجانے کیا ہوا ایک دم سے پوچھ بیٹھا"

آگے رمضان آنے والا ہے تو پھر کہاں نکلا جائے گا اسی لئے۔۔کیوں تمہیں نہیں بتایا رادیا نے؟" اسے تفصیل بتاتے انہوں نے الٹا اس سے سوال کیا

نہیں شاید بتایا تھا میرے ذہن سے نکل گیا ہے" وہ بات بنا کر اپنی کرسی سے اٹھا"

تھوڑی ہی دیر بعد وہ سمیع اور زیبا سے مل کر اسکے ساتھ گاڑی میں آکر بیٹھی

نجانے کیوں واہب کو غصہ آرہا تھا۔ حالانکہ انکے درمیان جو حالات تھے اس بناء پر اس کا غصہ کرنا بنتا نہیں تھا۔ اور وہ یہ بات جانتا تھا مگر پھر بھی نجانے کیوں غصہ آرہا تھا

اس وقت چھوڑوں تمہارے گھر یا شام میں؟" آخر جب گاڑی مین روڈ پر ڈالتے بھی اس نے کچھ نہیں بتایا تب واہب نے " لہجے کو سادہ رکھتے ہوئے پوچھا

نہیں ابھی تو بوتیک ہی جاؤں گی۔ وہاں سے شام میں ابا پک کرلیں گے" وہ بڑے آرام سے اپنا پروگرام بتا کر بولی"

یہ بھی امی کو کہنا تھا مجھے بتا دیتیں۔ آپ کو بتانے کی زحمت گوارا نہ کرنی پڑتی" وہ دانت کچکچا کر بولا"

رادیا نے حیرت سے اسکے چہرے پر موجود نافہم سے تاثرات دیکھے

میں آپ کو بتاؤں بھی تو کس ناطے سے؟" الٹا اس سے سوال کیا"

یہ جو روز میرے ساتھ جاتی ہو یہ کس ناطے سے؟" اس نے بھی سامنے دیکھتے ہوئے الٹا سوال کیا"

یہ تو آنٹی نے کہا اسی لئے انکی بات کا مان رکھنے کے لئے جاتی ہوں۔"اس کی بات پر واہب سلگ کر رہ گیا"

اوہ اچھا۔۔ماں باپ نے کہا شادی کر لو۔۔کر لی۔۔۔آنٹی نے کہا۔واہب کے ساتھ جاؤ۔۔۔تو چل دیں۔۔اتنی ہی"

معصوم ہیں آپ"وہ جل کر بولا۔رادیا کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ اتنا الجھ کیوں رہا ہے اسکے ساتھ

ہاں بالکل ایسے ہی جیسے آپ نے پہلی رات کہا اجازت نامے پر سائن کر دو میں نے کر دیئے"وہ بوتیک کے نزدیک آچکے"

تھے جب رادیا نے جواب دیا۔گاڑی روک کر متحیر نظریں اسکی کچھ جتاتی نظروں کو دیکھنے لگیں

رادیا نے بیگ پکڑا اسے خداحافظ کہتی گاڑی سے اتر گئ

صحیح تو کہہ رہی تھی وہ۔۔۔۔۔اسکے ساتھ تعلق شروع کرتے بھی تو رادیا نے اسی کی بات مانی تھی۔پھر یہ واویلا کیسا تھا

اور تعلق تو اس نے کوئی نہیں رکھا تھا۔وہ تو نبھا رہی تھی

اگلے دو دن واہب کے انتہائی بیزاری کے عالم میں گزرے۔ہر کسی کو کاٹ کھانے کو دوڑ رہا تھا۔خاص کر کمرے میں آتے

ہی عجیب وحشت ہونے لگتی

پھر گاڑی کی چابی اٹھاتا اور بے مقصد آدھی آدھی رات تک باہر سنسان سڑکوں پر گاڑی لئے پھرتا رہتا

اسے خود اپنی کیفیت سمجھ نہیں آرہی تھی

ہر وقت دماغ میں رادیا کی باتیں۔اس کا انداز اسکا ہنسنا اور اسکے آنسوؤں سے بھری آنکھیں گھومتی رہتیں

کیا ہوگیا ہے۔۔۔پاگل ہوں میں بھی'خود کو بے طرح جھٹلاتا رہا کہ یہ چند دن اسکے ساتھ گزارنے کی وجہ سے ہے۔ہر'

وقت اسے نیچا دکھانے کی وجہ سے وہ اسکے حواسوں پر سوار ہو چکی ہے

مگر کچھ کیفیتیں ایسی ہی ہوتی ہیں۔بے نام سی۔جنہیں انسان محسوس کرتے ہوئے بھی محسوس نہیں کرنا چاہتا جب دل شدت سے کسی ایک ہستی کی جانب کھینچ رہا ہو۔جب ہر منظر اسکے بغیر ادھورا لگ رہا ہو۔ہر رنگ بے رنگ لگے تو

وہ بے نام سی کیفیت محبت کے سوا اور کچھ نہیں ہوتی

مگر واہب تو اسے اپنی زندگی سے نکالنے پر تلا تھا کجا کہ اپنے دشمن سے محبت

بہت بار گہری نفرت گہری محبت میں تبدیل ہو جاتی ہے اور یہی کچھ واہب کے ساتھ ہو رہا تھا۔ہر لمحہ اسکے قریب رہنے

۔۔۔اسے جان بوجھ کر مخاطب کرنے کے چکر میں اسے پتہ ہی نہیں لگا وہ کب اس کا عادی ہوا

اور پھر یہ عادت محبت میں بدل گئ

مگر وہ اتنی آسانی سے حقیقت ماننے والوں میں سے نہیں تھا

آفس سے واپسی پر جس لمحے وہ گھر میں داخل ہوا۔رادیا کی چہکتی آواز یوں محسوس ہوئ جیسے اسکے کانوں میں رس گھول گئ ہو۔ساری بے چینی،اکتاہٹ اور چڑچڑاپن لمحوں میں رفو چکر ہو گیا

کیا اب بھی خود کو جھٹلاؤ گے' دل نے گویا اسکی آنکھیں کھولنا چاہیں۔مگر وہ سختی سے اسے ڈپٹا ہوا آگے بڑھا'

سامنے ہی وہ دشمن جاں صوفے پر بیٹھی پتہ نہیں کون سے قصے زیبا کو سنا رہی تھی۔جو وہ کبھی ہنستیں اور کبھی اسے غور سے سننے لگتیں

السلام علیکم" وہ سنجیدگی سے سلام کرتا ایک صوفے پر ٹک گیا"

اسے دیکھ کر رادیا کی بولتی بند ہو چکی تھی

وعلیکم سلام "زیبانے بڑے پرجوش انداز میں اسکے سلام کا جواب دیا۔ جس سے سننے کی خواہش تھی وہ زیرلب سلام کا" جواب دے کر خاموش ہو چکی تھی

کل سے کیا ٹائمنگز ہیں تمہاری "زیبانے رمضان کے حوالے سے پوچھا"

دس سے چار کر دی ہے میں نے۔ "سمیع کا سب بزنس وہی سبھالتا تھا"

چلو اچھا ہے ٹائم سے گھر آکر ریسٹ کر لیا کرنا "زیبانے سراہا"

میرے کمرے میں چائے بھجوادیں "دل تو نہیں کر رہا تھا کہ اس کے سامنے سے اٹھے۔ لیکن دو دن کی ادھوری نیندیں" ۔ بھی تو پوری کرنی تھیں نا۔ اٹھ کر ایک خاموش مگر کسی قدر گہری نظر اس پر ڈال کر وہ اوپر چلا گیا

رادیا کو اسکی نظروں کی تپش بری طرح محسوس ہوئ

سوچ رہا ہو گا پھر آگئ ڈھیٹ 'دکھ سے سوچتے وہ اور بھی دل برداشتہ ہوئ'

کب تک اسکی یہ بے رخی سہتی۔ آخر تو نازک مزاج رکھنے والی لڑکی تھی۔ وہ لمحہ بہ لمحہ اندر سے ٹوٹ رہی تھی۔ گھل رہی تھی۔ مگر وہ اپنے اندر ہونے والی توڑ پھوڑ کس کو بتاتی۔ سبھی تو اسکی زندگی کو پرفیکٹ سمجھ رہے تھے۔ ماں باپ سے کہتی یا یہاں انکل آنٹی سے

صبح سحری کے لئے رادیا نے الارم لگا دیا تھا۔ جیسے ہی الارم بجا وہ فوراً اٹھ کر منہ ہاتھ دھونے چل پڑی۔ باہر آئ تو واہب ویسے ہی بے سدھ پڑا تھا

ٹھنڈی سانس کھینچ کر دوبارہ سے الارم لگایا اور اسکے سرہانے رکھ کر باہر نکل آئ

نیچے آئی تو زرینہ پہلے سے ہی وہاں موجود تھی۔ رادیا نے اسکے ساتھ مل کر سحری بنانی شروع کی۔ وہ اچھی کوکنگ کر لیتی تھی۔ جلدی جلدی پراٹھے بنانے شروع کئے۔ زیبا بھی تھوڑی دیر بعد ان دونوں کی مدد کروانے پہنچ گئیں

بیٹا جاؤ واہب کو اٹھا آؤ" جیسے ہی اس نے آخری پراٹھا توے سے اتارا زیبا نے لسی بناتے ہوئے اسے کہا"

آنٹی میں انکے سرہانے موبائل پر الارم لگا کر رکھ آئی تھی اب تو اٹھ گۓ ہوں گے۔ "اس نے جانے سے کنی کترائی"

چلو پھر بھی ایک بار دیکھ آؤ" وہ اسے بھیجنے پر بضد تھیں رادیا اب کی بار خاموشی سے کچن سے نکل کر سیڑھیوں کی جانب" بڑھی

کمرے میں داخل ہوئی تو وہ ویسے ہی سو رہا تھا

فوراً آگے بڑھ کر الارم چیک کیا تو وہ بج بج کر بند ہو چکا تھا

توبہ ہے آج کیا گھوڑے گدھے بیچ کر سوئے ہیں حضرت۔۔ اٹھ ہی نہیں رہے۔ "اب کی بار دوبارہ سے ایک منٹ کا الارم" لگا کر خود بھی وہیں کھڑی رہی۔ واہب جو سیدھے ہاتھ کی جانب کروٹ لئے لیٹا تھا۔ آنکھوں کی جھری سے اسکا جھنجھلایا روپ دیکھا

اس وقت وہ اتنی پیاری لگ رہی تھی کہ دل یوں ہی اسے دیکھتے رہنے کی ضد کرتا رہا

جب تک بازو سے پکڑ کر نہیں ہلاؤ گی۔ میں نہیں اٹھوں گا" واہب کی آواز پر اسکے موبائل پر الارم سیٹ کرتے ہاتھ" ساکت ہوئے

اٹھ جائیں شرافت سے اب اگر نہ اٹھے تو میں آنٹی کو بھیجوں گی" اس نے جل کر دھمکی دی"

نخرے تو دیکھو جیسے میں کوئی بڑی چہیتی بیوی ہوں' اس نے دل میں جل کر سوچا'

ٹھیک ہے بھیج دو۔۔ میں بھی کہوں گا اس نے تو مجھے اٹھایا ہی نہیں۔۔" وہ مزے سے اپنی سوچی سمجھی سکیم شئیر کرنے لگا"

کیا مصیبت ہے اٹھیں۔۔ ٹائم نکل جائے گا سحری کا۔۔ چونچلے تو دیکھو" جھنجھلا کر بولتی آخری کے لفظ منہ میں بڑبڑا کر رہ گئ

تو اٹھاؤنا آکر" وہ مزے سے کروٹ بدلتے ہوئے مسکراتے لہجے میں بولا"

سحری کا ٹائم نکلنے کا ڈر نہ ہوتا تو کبھی اسکی بات نہ مانتی

غصے سے آگے بڑھ کر زور زور سے اس کا کندھا ہلایا

اچھا بس اب کندھا توڑنا ہے میرا" واہب اپنی فتح پر مسکراتا ہوا اٹھا"

اللہ کرے دوسری شادی کے بعد ہر سحری پر اٹھ پیرا روزہ رکھنا پڑے""

غصے سے اسے بد دعا دیتی وہ کمرے سے نکل گئ۔ واہب کے قہقہے نے کمرے سے نکلتے وقت اس کا پیچھا کیا

شرافت سے نیچے آکر اس نے سب کے ساتھ بیٹھ کر سحری کی

رادیا نے سب چیزیں سمیٹ کر کچن صاف کیا۔ سمیع اور واہب مسجد جا چکے تھے نماز پڑھنے

زیبا بھی اپنے کمرے میں نماز پڑھنے جا چکی تھیں

اس نے بھی اپنے کمرے کا رخ کیا۔ واش روم سے وضو کر کے نکلی۔ الماری کھول کر نیچے والے خانے سے جاء نماز نکالنے لگی

کہ نظر واہب کی سامنے ہینگ ہوئی شرٹس پر پڑی

سب سے آگے وہ شرٹ تھی جو اس نے صبح پہن کر جانی تھی۔ کچھ سوچ کر آنکھوں میں شرارت لئے اسکے سارے بٹن توڑ دیئے

الماری بند کر کے خود کو شاباشی دی۔ کچھ دیر پہلے سحری پر اٹھانے کا بدلہ اس نے لے لیا تھا

جو بھی ہو گا کچھ دیر تو وہ جھنجھلائے گا۔ اتنا ہی رادیا کے لئے کافی تھا

نماز پڑھ کر اسکے آنے سے پہلے سو گئ

صبح جس وقت واہب نے شرٹ نکال کر شیشے کے سامنے کھڑے ہوتے بٹن بند کرنا چاہا تو وہ ندارد

رادیا بھی وہیں موجود کمرے کی چیزیں سمیٹتے مسکراہٹ ہونٹوں میں دبائے گاہے بگاہے اسکی پریشان حالت دیکھ کر مزہ لے رہی تھی

ایک بٹن کے بعد ہاتھ دوسرے بٹن کی جانب گیا وہ بھی غائب پھر تیسرا چوتھا سب غائب۔۔ فورا کف کے بٹن چیک کئے وہ بھی نہیں۔ یہ تو بالکل نئ شرٹ تھی ڈرائ کلین کے لئے بھی ابھی تک نہیں گئ تھی

پریشان صورت لئے اسکی نظر شیشے میں نظر آتے رادیا کے مسکراہٹ روکتے چہرے پر پڑی۔ یکدم بہت کچھ سمجھتے۔ مڑ کر اسے دیکھا۔ اس نے سرعت سے رخ موڑا

آنکھیں سکیڑے وہ اسے گھورنے میں مگن تھا

ادھر آؤ" یکدم اسکی آواز پر رادیا نے مڑ کر اسکی جانب حیرت سے دیکھا۔ پھر اپنی جانب اشارہ کر کے گویا تصدیق چاہی کہ " اسی کو بلایا ہے

یہاں کیا آپکے بھوت رہتے ہیں جنہیں بلا رہا ہون۔ ادھر آؤ" یکدم دھاڑا"

جو کہنا ہے یہیں سے کہیں" وہ بھی اپنی جگہ ٹس سے مس نہ ہوئ"

اس سب بکواس کا مطلب" وہ بھنا کر بولا۔ اس قدر مہنگی شرٹ اس نے خریدی تھی جس کا وہ تیا پانچہ کر چکی تھی"

اس سب بکواس کا جواب۔۔۔۔۔۔ جو آپ نے سحری سے پہلے کیا تھا" مزے سے اسے جتا کر اپنے بیگ میں موجود چیزیں چیک کرنے لگی

"وہ مذاق تھا"

"اوہ اپنی بار مذاق۔۔ تو یہ بھی مذاق ہے"

ادھر آؤ اور وہ بٹن ڈھونڈ کر انہیں لگاؤ" وہ حکمیہ لہجے میں بولا"

اس شرٹ کو اتار کر سنبھال لیں۔ دوسری بیوی کو پہلی رات گفٹ کر کے اسی سے بٹن لگوائیے گا" مزے سے اسے مشورہ دیتی کمرے سے باہر جا چکی تھی

جاہل" وہ غصے سے شرٹ اتارتے ہوئے بولا"

واہب بھی سلگتا ہوا شرٹ بدل کر گاڑی میں بیٹھ چکا تھا۔ تھوڑی دیر بعد رادیا بھی مزے سے اسکے برابر آکر بیٹھ گئی گاڑی گھر سے باہر نکالتے اس سے بدلہ لینے کے لئے دل مچلا۔ تھوڑی ہی آگے جا کر گاڑی روکی

اترو" واہب کے تنے نقوش اور سنجیدہ تاثرات پر اس نے حیرت سے اسے دیکھا"

مجھے بوتیک جانا ہے" اس نے جیسے حیران ہو کر اسے یاد دلانا چاہا"

ڈرائیور نہیں ہوں۔۔۔۔ اترو۔۔ کوئی بھی کیب یا رکشہ پکڑو اور اپنے بوتیک جاؤ" رادیا کو سمجھ آگیا صبح کی کھولن اب نکال رہا ہے

وہ خاموش ہو کر موبائل کھول کر بیٹھ گئ

سنائ نہیں دیا" اب کی بار وہ غرایا"

اچھانا۔۔اتر جاتی ہوں اس شاہی سواری سے۔ کریم منگوا رہی ہوں۔ آتی ہے تو اتر جاؤں گی" وہ مزے سے ہاتھ اٹھا کر"

بیزار انداز میں بولی

وہ حیرت سے اس شاہانہ مزاج کو دیکھ رہا تھا جس پر اسکی کسی ڈانٹ پھٹکار کا کوئ اثر نہیں ہوتا تھا۔ جبکہ اسکے مقابلے میں

اسکی کسی بھی بات کے رد عمل کے طور پر وہ اپنا خون جلانے لگ جات تھا۔ اپنا ٹمپر لوز کر جاتا تھا

نہیں ابھی اترو" وہ پھر سے اپنی بات پر ڈٹا رہا"

اب کی بار رادیا نے ایک تیز نظر اس پر ڈالی

اچھا ٹھیک ہے میں انکل کو کال کر کے کہتی ہوں واہب مجھے سڑک پر اتارنا چاہ رہے ہیں۔ پھر انکل جانیں اور آپ" وہ"

ہمیشہ ایسی سچویشن میں اسے سمیع یا زیبا کی دھمکی دے کر چپ کروا دیتی تھی۔ اب بھی یہی ہوا تھا۔ دو منٹ بعد ہی ایک

گاڑی انکے قریب رکی

وہ آرام سے اترنے لگی

واپسی پر بھی آنے کی ضرورت نہیں ہے" مڑ کر اسے وارن کرتی چلی گئ"

واہب نے غصے سے گاڑی سٹارٹ کی۔ ہواؤں میں اڑاتا آفس پہنچا

آفس آکر جیسے ہی غصے ٹھنڈا ہوا اسکی فکر ستانے لگی

پہنچ گئ ہو گی کہ نہیں۔۔" بے چینی سے اپنی سیٹ کو دائیں بائیں گھما رہا تھا۔ ستم یہ تھا کہ اسے فون کس منہ سے کرتا'

کچھ سوچ کر گھر فون کیا۔ زیبا نے اٹھایا

کیا ہوا خیریت ہے "ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی تو وہ آفس کے لئے نکلا تھا"

جی وہ اصل میں میری گاڑی راستے میں خراب ہو گئ تھی تو رادیا کو کیب لے دی تھی۔ جیسے ہی گاڑی ٹھیک ہوئ میں "آفس آ گیا۔ اب اسکا فون ملا رہا ہوں تو بزی جا رہا ہے۔ آپ ذرا کال کر کے پتہ کریں کہ وہ پہنچ گئ ہے۔ کیونکہ اسکی بوتیک کا نمبر میرے پاس نہیں" جلدی سے دماغ میں منصوبہ بنایا

اوہ اچھا چلو میں چیک کر لیتی ہوں" انہوں نے فوراً سے یقین کرتے ہوئے کہا۔ فون بند کر دیا۔ دس پندرہ منٹ بعد زیبا کا" پھر سے فون آیا

ہیلو ہاں وہ خیر خیریت سے پہنچ گئ ہے" انکے بتانے پر اس نے سکون کا سانس لیا"

تھینکس ماں" محبت سے کہتے فون بند کیا"

بیٹا یہ محبت تجھے بہت خوار کروانے والی ہے' خود سے مخاطب ہوتے اور اظہار افسوس کرتے سامنے پڑی فائل کھولی' محبت کے اثرات محسوس اور نظر بھی آنا شروع ہو گئے تھے

چند دن سکون سے گزر گئے۔ اس دن وہ چاروں واہب کی پھوپھو کی جانب افطاری کے لئے انوائیٹڈ تھے

واہب ابھی ریسٹ کر رہا تھا جب رادیا کمرے میں داخل ہوئ

کس وقت نکلنا ہے" بیڈ پر نیم دراز موبائل پر گیم کھیلتے ہوئے اس نے ایک نظر نماز کے سٹائل میں دوپٹہ اوڑھے رادیا کو" دیکھا۔ جس کے ایک ہاتھ میں قرآن تھا

آنٹی کہہ رہی ہیں کہ بس آدھے گھنٹے تک تیاری شروع کریں۔ پانچ تو بج جائیں گے۔ عصر پڑھ کر نکلیں گے۔ اب بالکل افطاری کے ٹائم پر تو کسی کے گھر جاتے اچھا نہیں لگتا نا" اسکے دوسری جانب بیٹھ کر قرآن مجید کو سرہانے کے اوپر رکھ کر کھولا اور آہستہ آواز میں قرآت سے پڑھنے لگی

واہب کو اسکی دھیمی آواز میں کی جانے والی قرآت اپنے سحر میں جکڑنے لگی

سورہ رحمن پڑھ رہی تھی۔ ہر بار جب وہ 'فبائ الاء ربکما تکذبان' پڑھتی واہب کی آنکھیں نم ہو جاتیں

یکدم موبائل ہاتھ سے رکھ کر اسکے گھٹنے کے پاس سر رکھ کر وہ لیٹ گیا

رادیا یکدم اسکی اس حرکت پر خاموش ہوئ۔ پھر سر جھٹک کر پڑھتی رہی اور وہ خاموش اسکے قریب لیٹ کر اسکی میٹھی آواز کا رس قطرہ قطرہ اپنے اندر اتارتا رہا

جس لمحے وہ قرآن مجید بند کرکے اسے چوم کر آنکھوں سے لگا کر اٹھی۔ واہب کو لگا اسکا وجود خالی سا ہو گیا ہے

پورے بیڈ پر لیٹنے کی کوئ اور جگہ نہیں ملی۔ ایک تو پہلے ہی میں کنارے پر تھی اور پیچھے ہوتی تو گر پڑتی" رادیا نے اپنی ناہموار ہونے والی سانس اور کچھ دیر پہلے کی کیفیت سے پیچھا چھڑاتے ہوئے کہا

ابھی اللہ کا نام لے کر فارغ ہوئ ہو اور لڑنے کھڑی ہو گئ ہو" واہب نے سیدھا ہوتے شرارت سے بھرپور نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے شرم دلائ

وہ منہ بنا کر قرآن مجید الماری میں رکھتے ہوئے اپنے کپڑے نکالنے لگی

آپ میری امی کو آنٹی کیوں کہتی ہو" واہب نے ایسے پوچھا جیسے بڑے پتے کی بات جان رہا ہو"

اسی لئے کہ یہ حق کچھ عرصے بعد کسی اور کو ملنے والا ہے اور میں پرائ جگہوں اور رشتوں کو اپنا نہیں بناتی" اسکی بات پر" واہب نے سر اونچا کر کے اسکی پشت کو دیکھا۔ وہ تو بھول گیا تھا کہ اس نے دوسری شادی کے لئے کسی اجازت نامے پر اس سے سائن کروائے ہیں۔ جب سے اسکی محبت کا ادراک ہوا تھا وہ تو سب کچھ فراموش کر بیٹھا تھا

لب بھینچ کر اس نے نظریں واپس موبائل پر ٹکائیں۔ جبکہ رادیا کپڑے بدلنے واش روم میں جا چکی تھی

یار اور کتنی دیر لگانی ہے" واہب رادیا کے کپڑے چینج کرنے کے فورا بعد خود بھی چینج کر کے باہر آگیا"

کتنی دیر لگے گی تیار ہونے میں" ڈارک مونگیا رنگ کی شلوار قمیض میں کف فولڈ کر کے 'اودھا' کی شیشی سے رولر اپنی" گردن اور بازوؤں پر لگا کر شیشے میں دیکھتے بال سیٹ کرتا ہوا رادیا کی جانب مڑا جو ایک جانب کھڑی بال اسٹریٹ کر رہی تھی

بس پندرہ منٹ" اس نے ایک نظر ہلکی سی شیو میں وجیہہ سے واہب کی جانب دیکھ کر فورا نظروں کا رخ بدل لیا۔ رادیا" کا دل اسکی نظروں کے ساتھ دھڑکنے لگا تھا

اوکے" وہ اپنی تیاری کو بھرپور انداز میں دیکھتا کمرے سے نکل گیا"

اب پندرہ کی جگہ بیس منٹ ہو چکے تھے مگر رادیا تھی کہ باہر ہی نہیں نکل رہی تھی

وہ جھنجھلایا ہوا کمرے میں داخل ہوا۔ مگر شیشے کے سامنے آف وائٹ پرلز کی بالیاں پہنتی سجی سنوری وائٹ اور گرین ہی کلر کے سوٹ میں ملبوس رادیا پر نظر پڑی تو نظروں نے پلٹنے سے انکار کر دیا

بس آ گئی۔۔ میری جیولری نہیں مل رہی تھی۔ اسی میں دیر ہو گئ" وہ مصروف سے انداز میں کمر تک آتے کھلے بالوں کو"

ایک جانب کرتی جلدی جلدی نازک سی ہیل والی سینڈل پاؤں میں پہنتی بولی

تیزی سے آگے بڑھ کر کلچ اٹھایا

۔افطاری پر جا رہی ہو کا کسی کی شادی پہ" واہب نے جان بوجھ کر اسکا راستہ روکا"

تا کہ وہ نظر اٹھا کر واہب کو دیکھے

اب اتنا بھی تیار نہیں ہوئ" وہ بمشکل اسکی گہری بولتی آنکھوں سے نظریں چرا کر بولی"

دھڑکنوں میں عجیب بے ربط سا شور بڑھ رہا تھا

بال باندھو" نجانے کیوں اسے رادیا کے کھلے بالوں سے الجھن ہوئ"

محبوب کی زلف کا اسیر ہونے سے ڈر رہا تھا

میری مرضی۔۔۔اتنی محنت سے اسٹریٹ کئے ہیں۔ کوئ نہیں باندھ رہی" وہ ہٹ دھرمی سے اسکے دائیں سائیڈ سے نکلنے"

لگی

بال باندھو۔۔۔" وہ پھر سے اپنی بات پر زور دے کر بولا"

چاہے کیچر ہی لگا لو۔۔ لیکن کھلے نہیں چھوڑو" وہ نہیں چاہتا تھا یہ خوبصورتی کسی اور کی نظروں میں آئے۔ وہ اکیلا ہی ان"

گھنیری زلفوں کا ستم سہنے کے لئے بہت تھا

رادیا نے حیرت سے اسکے دھونس بھرے انداز دیکھے

کیوں مانوں آپکی بات۔۔ نہیں بند کرتی" وہ بھی کمر پر ہاتھ رکھے لڑنے کو تیار ہوئی"

اسی لئے کہ میرے نکاح میں ہو" وہ آنکھیں اسکے چہرے پر گاڑھ کر بولا"

اچھا۔۔۔۔جب دل کرے گا تو نکاح میں شامل کرلیں گے۔ اور جب دل کرے گا دو کوڑی کا کر دیں گے۔۔ اچھی"

زبردستی ہے" وہ ہاتھ ہلا کر کندھے اچکا کر بولی

واپس آکر لڑ لینا ابھی بال باندھو۔۔ کوئی بات سمجھ ہی نہیں آتی" وہ کیسے کہہ دیتا تمہاری خوبصورتی صرف مجھ تک اپنے"

محرم تک محدود رہنی چاہیئے

اسے اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہ ہوتے دیکھ کر رادیا نے گھور کر اسے دیکھا۔ واپس مڑی غصے سے کیچر اٹھا کر بالوں میں لگایا

واہب کے چہرے پر بڑی جاندار مسکراہٹ پھیلی

اس سے پہلے کمرے سے باہر نکلا

سیڑھیاں اترتے موبائل پر کسی کو میسج ٹائپ کر رہا تھا

رادیا دوپٹہ سر پر لینے لگی یکدم پاؤں مڑا۔ آگے چلتے واہب کا سہارا لینے کے لئے اس نے ہاتھ اسکے بازو پر رکھے

کیا مسئلہ ہے یار" واہب کوئی آفیشل میسج کر رہا تھا۔ رادیا کے اچانک خود کو ہاتھ لگانے پر چڑا۔ وہ ابھی بمشکل خود کو اسکے" گھنیرے بالوں اور ساحر چہرے کے سحر سے بچا کر آیا تھا۔ اور وہ تھی کے پھر سے اس کا امتحان لینے پر تلی تھی

غصے میں اسکے ہاتھ جھٹکنے پر وہ نہیں جانتا تھا کہ اگلے ہی پل کیا ہونے والا ہے

یکدم پیچھے سے رادیا پھسلتی ہوئی اسکے پاس سے گرتی ہوئی تمام سیڑھیاں گرتی ہی چلی گئ

یہ سب آناّ فاناّ ہوا کہ واہب کو اسے سنبھالنے کا موقع ہی نہ ملا

نیچے گری اسکی دلدوز چیخیں اسکے حواس جھنجھوڑ کر رکھ گئیں

زیبا اور سمیع دوڑ کر اسکے پاس آئے جو چیخنے کے ساتھ ساتھ زور زور سے رو رہی تھی

واہب تیزی سے سیڑھیاں اترتا اسکے قریب پہنچا

اماں۔۔۔۔۔"وہ ماں کو پکار رہی تھی۔ٹانگ تھامے وہ ادھر سے ادھے مچھلی کی طرح تڑپ رہی تھی۔ماتھے پر بھی" سیڑھی کا کوئی سرا لگا تھا جس کی وجہ سے وہاں گہرا کٹ پڑ چکا تھا اور خون رس رہا تھا

گاڑی نکالو"سمیع نے فوراواہب سے کہا"

واہب نے اسے اٹھانا چاہا جب درد سے بے حال ہوتے ہوئے بھی رادیا نے اسکے ہاتھ جھٹکے سے خود سے دور ہٹائے

ہاتھ مت لگائیں مجھے۔۔۔اچھوت ہوں نا۔۔۔دھکا دیتے احساس نہیں تھا"آنسوؤں سے بھری آنکھوں میں غصہ" سموئے وہ دھاڑی۔زیبا اور سمیع نے بےیقین نظروں سے اسے دیکھا

تم نے دھکا دیا ہے"سمیع اور زیبا نے افسوس اور حیرت سے اسے دیکھا"

میں نے دھکا نہیں دیا۔"وہ بھی رادیا کے الزام پر حیران ایک نظر اسے اور ایک نظر سمیع اور زیبا کو دیکھ کر اپنی صفائ" میں بولا

آہ۔۔۔۔آئے۔۔۔۔۔اماں"ایک بار پھر تکلیف نے رادیا کو گھیرا تو وہ پھر سے رونے اور چیخنے لگی"

واہب نے اب کی بار کسی پر بھی غور کئے بغیر تیزی سے اسے بازؤں میں اٹھایا اور باہر کی جانب دوڑا

رادیا اب تکلیف سے اس قدر بے حال ہو چکی تھی کہ مزاحمت کرنے کی اس میں ہمت نہیں تھی

پچھلی سیٹ پر احتیاط سے اسے لٹاتے واہب ڈرائیونگ سیٹ کی جانب بڑھا

زیبا اور سمیع بھی فورا گاڑی میں بیٹھے۔زیبا پیچھے ہی اسکے ساتھ بیٹھ کر اسکا سر اپنی گود میں رکھتیں اسے سہلانے لگیں

جبکہ سمیع بالکل خاموش واہب کے ساتھ اگلی سیٹ پر تھے

پاسپٹل پہنچتے ہی وہ اسی طرح اسے بازوؤں میں اٹھائے ایمرجنسی میں پہنچا

اسے کوئی پرواہ نہیں تھی کون اسے دیکھ رہا ہے اسے پرواہ تھی تو اسکی جو تکلیف سے نڈھال ہو رہی تھی۔ چہرے پر خون کی لکیر اب سوکھ رہی تھی

فورا ایمرجنس الرٹ ہوئی

اسے باہر جانے کو کہا

واہب،زیبا اور سمیع باہر کھڑے ڈاکٹرز کا انتظار کرنے لگے۔ سمیع نے بہن کو فون کرکے آنے سے معذرت کرلی۔فی الحال یہ نہیں بتایا کہ رادیا سیڑھیوں سے گری ہے بس اتنا کہا کہ اسکی طبیعت نہیں ٹھیک

شرم آتی ہے مجھے یہ سوچ کر کہ میں نے اس جیسے جنگلی سے اسے بیاہ دیا" فون بند کرکے سمیع نے سر جھکائے کاریڈور کی دیوار کے ساتھ پشت ٹکا کر کھڑے واہب کو ایک نظر تنفر سے دیکھ کر کہا

اس نے سر اٹھایا

آئ سوئیر میں نے اسے نہیں گرایا" وہ پھر سے اپنی بات دہرانے لگا۔ زیبا نے بس ایک تیزی چبھتی ہوئ نظر اس پر ڈالی" بولیں کچھ نہیں سر پر دوپٹہ جمائے وہ تسبیح کرنے میں مصروف تھیں

تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر باہر آیا

وہ تینوں اسکے گرد کھڑے ہوگۓ

بچی کیسے گری ہے۔ اسکی ٹانگ کی راڈ دو جگہ سے کریک ہوگئ ہے نئ ڈالنی پڑے گی۔ تکلیف دہ مرحلہ ہے مگر اسکے ساتھ" ساتھ آپ کو بھی صبر سے کام لینا پڑے گا" واہب نے الجھ کر سمیع اور زیبا کو دیکھا

بس سیڑھیوں سے اترتے اچانک پاؤں مڑ گیا تھا" زیبا نے نظریں چراتے ہوئے کہا"

اوہ۔۔۔ خیر اللہ بہتر کرے گا آپ لوگ دعا کریں" ڈاکٹر انہیں تسلی دلا کر اپنے روم کی جانب بڑھا"

کون سی راڈ" ڈاکٹر کے جانے کے بعد وہ ان سے مخاطب ہوا"

تمہیں اس سے کیا" زیبا نے خشمگیں نگاہوں سے اسے دیکھا"

کیوں نہیں مجھے اس سے کچھ۔۔ بیوی ہے وہ میری" وہ بے بس سا اپنی بات پر زور دے کر بولا"

کون سی بیوی ہاں۔۔۔۔ جسے تم نے بیوی نہیں مانا۔ اندھے نہیں ہیں ہم۔۔ تمہارا گریز۔ تمہاری بیزاری سب نظر آتی ہے" ہمیں۔ یہی سوچا تھا کہ چلو شروعات ہے ابھی آہستہ آہستہ ٹھیک ہو جاؤ گے۔۔ لیکن نہیں۔، تم نے تو اسکی بڑی عمر کو اس کا جرم بنا دیا۔ نفرت کی اس انتہا تک پہنچ گۓ کہ اس معصوم کے ساتھ یہ سلوک کیا آج" سمیع اسے بخشنے کو تیار نہیں تھے

اسکی ہڈیاں شروع سے مضبوط نہیں تھیں۔خاص کر دائیں ٹانگ کی ہڈیاں کمزور تھیں اسی لئے چھوٹے ہوتے ہی ایک دوبار گرنے پر جب اسکی ٹانگ کی ہڈیاں ٹوٹیں تو ڈاکٹرز نے راڈ لگا دیئے۔اور کہا کہ یہ راڈز اب ساری زندگی اسکی ٹانگ میں لگیں گے۔ذرا سا دھچکا یا ٹانگ کا مڑنا اسے عمر بھر کی معذوری کی طرف لے جائے گا۔لہذا احتیاط برتیں۔یہی وجہ تھی اسکی دوبار منگنی ٹوٹنے کی۔سب یہی سمجھتے تھے کہ وہ معذور ہے حالانکہ صرف ہڈیاں کمزور تھیں۔اور ان کا علاج بھی راڈز کی صورت کر کے اس کمزوری کو کوور کر لیا گیا تھا

مجھے جب شائستہ بھابھی نے بتایا مجھے بے حد تکلیف پہنچی تبھی فیصلہ کر لیا کہ اس نگینے کو اپنے گھر لے آؤں گی۔کیا کسی کی ذرا ۔سی کمزوری کو ہم اس کا گناہ بنا دیں۔ہم کون ہوتے ہیں یہ سب کرنے وال

تمہیں اس سے دلچسپی ہی نہیں تھی تو تمہیں کیا بتاتے اور پھر جس طرح تم اس رشتے سے ہتھے سے اکھڑ رہے تھے عین ممکن تھا تمہیں بتا دیتے تو تم اسی بات کو جواز بنا کر اس سے شادی سے انکار کر لیتے

مگر مجھے کیا پتہ تھا کہ اس بچی کے ساتھ ایسی ناقدری میرے ہی گھر میں ہو گی" زیبا نے روتے ہوئے اس پر سب راز افشاں کئے

اوہ خدایا' سر تھامے بینچ پر بیٹھے اسے اپنی ہر زیادتی اور اسکی خاموشی یاد آئی۔تو یہ وجہ تھی اسکی ہر الٹی سیدھی بکواس کو برداشت کرنے کی۔اف وہ لڑکی اسکے لفظوں کے کون کون سے وار نہیں سہہ گئ

اسے شدید ندامت نے آگھیرا

کاش وہ اسے تھام لیتا۔۔کاش وہ اپنے حواسوں میں رہتا۔ایک سیکنڈ کو موبائل چھوڑ کر اسکی جانب دیکھ لیتا

یقینا اسکا پاؤں مڑا ہو گا اور ساتھ ہی راڈ بھی کریک ہونے کی وجہ سے وہ توازن برقرار نہیں رکھ پائی ہو گی۔ اسی لئے اس' نے مجھے تھاما ہو گا' سرہاتھوں پر گرائے اسے وہ ایک ایک لمحہ یاد آیا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا وقت کو پیچھے موڑ لے۔ اسکی دلدوز چیخیں اب بھی اسکے کانوں میں سنائی دے رہی تھیں

یکدم وہ وہاں سے اٹھ کر ڈاکٹر کے روم مین گیا

اس سے ڈیٹیل میں اسکی کنڈیشن کے متعلق بات کی

جتنا پیسہ چاہیئے میں دوں گا۔ مگر اسے معذوری سے بچالیں۔"‘‘

وہ آج اس لڑکی کے لئے گڑگڑا رہا تھا جسے وہ اپنی بیوی ماننے سے انکاری تھا۔ جس سے تعلق توڑنے کا بہانا ڈھونڈ تا تھا

آج دل اسکی تکلیف پر رو رہا تھا۔۔۔ کرلا رہا تھا

ڈاکٹر کے روم سے باہر آکر وہ سیدھا سامنے بینچ پر بیٹھی زیبا کے پاس آیا

آئی سوئیر ماں میں نے اسے دھکا نہیں دیا تھا" واہب نے ایک آخری کوشش کی اپنی صفائی دینے کی‘‘

تھاما بھی تو نہیں تھا" دل سے کہیں آواز آئی‘‘

چلو میں مان لیتی ہوں کہ تم نے ایسی حرکت نہیں کی۔ لیکن آخر وہ تمہارے ساتھ ہی سیڑھیاں اتر رہی تھی اگر وہ‘‘ لڑکھڑائی تھی تو کیا تم سنبھال نہیں سکتے تھے۔" ماں تھیں کیسے نہ اصل بات کی تہہ تک پہنچتیں

وہ نادم سا خاموش ہو گیا

دو دن ہو گۓ تھے انہیں ہاسپٹل مین ڈاکٹرز نے اسی دن ئ راڈ ڈال دی تھی۔ رادیا کے گھر والوں کو بھی بتا دیا تھا۔ ایک رات اسکی امی رہیں اور ایک رات زیبا

تیسرے دن ڈاکٹرز نے ڈسچارج کا کہا

مجھے امی کے ساتھ جانا ہے" رادیا نے ماں کو دیکھتے ہوۓ کہا۔ وہ مسلسل دو دن واہب کو نظر انداز کرتی رہی۔ حالانکہ وہ" سارا وقت وہیں ہوتا تھا

مگر وہ ایسے شو کرتی جیسے وہ اسکے آس پاس کہیں ہے ہی نہیں۔ سب نے اسکی یہ سرد مہری نوٹ کر لی تھی

دیکھیں آپ کو جہاں بھی بچی کو لے کر جانا ہے بس یہ یاد رکھئیے گا کہ بیس دن تک اسے وہاں سے کہیں اور موو نہیں کرنا۔" ڈاکٹر اس وقت ڈسچارج شیٹ تیار کر رہا تھا جب اس نے یہ بحث دیکھی

آنٹی ہم اسے گھر لے جاتے ہیں کوئ ایشو نہیں ہے۔ ویسے بھی آپ لوگوں کا عمرے کا پلین ہے۔ اسے خراب مت کریں۔ یہ سعادت بار بار نہیں ملتی۔ رادیا آرام سے گھر پر ہی رہے گی"

واہب نے سنجیدگی سے شائستہ سے کہا

رادیا کے علاوہ انکی دو ہی بیٹیاں تھیں۔ فرح کی تو شادی ہو چکی تھی اب سامیہ ہی رہ گئ تھی وہ فی الحال پڑھ رہی تھی۔ شائستہ۔۔۔ وہاج اور سامیہ کی دو دن بعد عمرہ کی فلائٹ تھی

رادیا نے ایک خفا سی نگاہ ماں پر ڈالی جو واہب کی بات مان گئ تھیں

وہ منہ پھلاۓ گھر آئ

ایسا کرتے ہیں یہ نیچے والے ہمارے کمرے میں تم لوگ رہ لو میں اور تمہارے ابو گیسٹ روم میں شفٹ ہو جاتے ہیں""

زیبا نے گھر پہنچتے ہی کہا

نہیں امی آپ اور ابو تنگ ہوں گے۔ کوئی مسئلہ نہیں میں اور رادیا گیسٹ روم میں شفٹ ہو جاتے ہیں۔"

واہب نے انہیں فورا منع کیا

کام والی کو اپنے کمرے میں بھیجا تا کہ وہ انکے کپڑے گیسٹ روم والی الماری میں شفٹ کر دے

رادیا کو احتیاط سے بیڈ پر بٹھایا۔ فی الحال اسے ٹانگ کو موڑنے سے منع کیا گیا تھا

رادیا مسلسل خاموش تھی۔ اسکے چہرے پر نا گواری صاف پڑھی جا سکتی تھی

زیبا اور سمیع کے ساتھ وہ نارمل تھی مگر واہب کو مخاطب تک نہیں کر رہی تھی۔ نہ اسکی جانب دیکھ رہی تھی

واہب نے اسے حق بجانب سمجھا جو کچھ وہ اسکے ساتھ کر چکا تھا اسکے بدلے رادیا کا رویہ اسے اپنے ساتھ بالکل ٹھیک لگا

ات میں سونے کا وقت آیا تو تب بھی واہب نے زیبا کو اس کمرے میں سونے سے منع کر دیا

آپ آرام سے ریسٹ کریں روزہ بھی رکھنا ہو گا صبح۔۔ بے آرام رہیں گی تو بی پی شوٹ کر جائے گا۔ میں ہوں نا یہاں"

واہب کے اصرار پر رادیا کا دل کیا اسے بہروپیے کا دماغ ٹھکانے لگا دے۔ وہ کیوں اب مہربان ہو رہی تھا۔ اب جب اسے ضرورت نہیں تھی۔ نہ اسکی نہ اس تعلق کی۔ یہ آخری دھچکا بہت شدید لگا تھا

کیا تھا اگر وہ انسانیت کے ہی ناطے اسے اس دن تھام لیتا مگر جس طرح اس نے رادیا کا ہاتھ جھٹکا۔ وہ جھٹکنا اسکے دل پر گھونسے کی طرح لگا تھا

اس چوٹ کی درد اب کبھی نہیں جانے والی تھی

دیکھ لو بیٹا۔۔ تمہیں تنگی ہو گی۔۔"

زیبا نے رادیا کا خطرناک حد تک سنجیدہ چہرہ دیکھ کر کہا

وہ تو ماں باپ تھے انہوں نے واہب کو معاف کر دیا تھا مگر وہ جس نے نجانے کیا کیا سہا تھا وہ کیسے معاف کرتی

میں نے فی الحال کچھ دن کا آف لے لیا ہے جو کوئی کام ہو گا وہ میں گھر پر لیپ ٹاپ پر کر لوں گا۔باقی ابو سنبھال لیں گے "

اس نے رسانیت سے کہا

اچھا چلو۔کوئی مسئلہ ہو تو ہمیں جگا دینا""

وہ بادل نخواستہ وہاں سے اٹھیں

زرینہ سے کہیں یہاں لیٹے۔۔""

زیبا کے جاتے جیسے ہی واہب نے دروازہ بند کیا۔رادیا کی سپاٹ آواز سنائی دی

میں ہوں نا آپکے پاس"اس نے جیسے تسلی دلائی"

آپ ہین اسی لئے پریشانی ہے۔۔رات کو اٹھ کر گر بھی گئی بیڈ سے تو آپ کیوں اٹھائیں گے "وہ زہر خند لہجے میں بولی۔

واہب نے بڑے سکون سے اس کا یہ لہجہ برداشت کیا

کسی قسم کا ری ایکشن نہ دیکھ کر رادیا حیران ہوئی

بڑے آرام سے اسکی دوائیاں چیک کر کے اس نے نائٹ بلب آن کیا۔ لائٹ آف کر کے۔ اسکی جانب بڑھا وہ سانس روکے اسے اپنی جانب بڑھتا ہوا دیکھ رہی تھی

جھک کر اسے شانوں سے تھام کر آگے کیا۔ رادیا کو لگا ایک سنسنی سی پورے جسم میں پھیل گئ ہو۔ جو تین تکیے اسکے پیچھے ۔ ٹیک لگانے کے لئے رکھے تھے ان میں سے دو ہٹائے

پھر اسے بازوؤں آگے کیا کیونکہ اس نے ابھی ٹانگ پر زیادہ زور نہیں دینا تھا

پھر دوبارہ سے اسے بیڈ پر اس طرح بٹھایا کہ وہ کمر سیدھی کرتی تو آرام سے لیٹ جاتی

رادیا اسکے وجیہہ چہرے کو حیرت بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ نہ کوئ ناگواری تھی نہ کوئ بیزاری

ایسے جیسے محبتیں ٹپک رہی تھیں۔ وہ گم سم اسکی ایک ایک حرکت نوٹ کر رہی تھی۔ اسے دوبارہ کندھوں سے تھام کر لٹایا

اسکی حیرت بھری نظروں میں دیکھتے ایک جاندار مسکراہٹ اسکے چہرے پر پھیلی

پھر سیدھے ہو کر اسکی ٹانگوں پر کپڑا دیا

کیوں کر رہے ہیں آپ یہ۔۔۔۔" آخر حیرت کو الفاظ ملے"

میرا فرض ہے" بڑے آرام سے جواب دیا گیا"

میری کمزوری تو ویسے بھی اب آپکی نظروں میں آگئ ہے۔۔ اب تو راستہ صاف ہے۔۔ اسے بہانہ بنا کر مجھے زندگی سے نکال دیں اور کسی اور کا ہاتھ تھام لیں۔"

وہ اسکے قریب تکیہ رکھ کر لیٹا۔ ایک ہاتھ سر کے نیچے رکھے بڑی فرصت سے اسکی زبان کے تیر سہہ رہا تھا

وہ خیر میں لے ہی آؤں گا کسی کو زندگی میں۔۔۔ لیکن آپ کو نہیں نکالنا۔۔ اگر نکال دیا تو لڑوں گا کس سے" شرارتی مسکراہٹ ہونٹوں میں دبائے وہ اسے پھر سے چڑا رہا تھا

ہونہہ۔۔۔"رادیا کو جب جواب سمجھ نہیں آیا تو غصے سے منہ دوسری جانب موڑ لیا"

ذہن پر اتنا بوجھ مت ڈالیں سو جائیں" تکیے پر سر رکھتے اسکا ہاتھ مضبوطی سے اپنے ہاتھ میں تھاما۔ رادیا نے جھٹکنا چاہا تو اور بھی مضبوطی سے تھاما

ہاتھ ہٹائیں۔۔۔کیوں پکڑا ہے" وہ دبے دبے انداز میں چیخی"

اسی لئے کہ رات کو جب آپ ہلکی سی بھی جنبش کریں تو میری آنکھ کھل جائے" محبت سے گندھا لہجہ رادیا کے زخموں پر جیسے نمک بن کر لگا اور تکلیف بڑھا گیا

اتنی زحمت کی ضرورت نہیں تھی۔۔ اسی لئے کہا تھا زرینہ کو یہیں رکنے دیں" وہ سرد اور خشک لہجے میں بولی"

کچھ دن کے لئے مجھے زرینہ سمجھ لو۔۔ اور اب خاموش ہو کر سو جاؤ۔۔ پتہ نہیں کیسی نیند کی دوائی ڈاکٹر نے دی ہے لگتا ہے" آپکی نیند اڑ گئی ہے"

بڑبڑاتے ساتھ ہی وہ پھر سے آنکھیں بند کر کے لیٹ گیا

خاموشی چھائی تو رادیا کو بھی نیند نے جکڑ لیا

رات میں کسی پل اس کا گلا خشک ہوا ایسے جیسے کانٹے چبھنے لگ گ ئے ہوں۔ آنکھ کھول کر دائیں جانب سوئے واہب کی طرف دیکھا۔ اس کا ہاتھ ابھی اسکے ہاتھ میں تھا

مگر گرفت اتنی مضبوط نہیں تھی

اس کا احسان لینے کی بجائے اس نے سوچا خود اٹھ کر پاس پڑے جگ سے پانی پی لے۔ ابھی ہاتھ آہستہ سے اسکے ہاتھ کے نیچے سے نکال ہی رہی تھی کہ واہب نے پٹ سے آنکھیں کھولیں

سرعت سے اٹھ بیٹھا۔ رادیا نے کوفت سے اسے دیکھا

کیا ہوا۔۔ کیا چاہیئے "تیزی سے اٹھ کر بیٹھا"

پانی لینا ہے میں لے لیتی ہوں یہاں ہی تو پڑا ہے "اس کا بیزار سا لہجہ نظر انداز کرتے واہب اٹھا"

اسکی سائیڈ پر آ کر اسے اٹھنے میں مدد دی

پانی کا گلاس ہونٹوں سے لگایا جب رادیا نے ناگواری سے اس کا ہاتھ جھٹک کر پیچھے کیا

ٹانگ خراب ہے ہاتھ سلامت ہیں۔ میں خود پی سکتی ہوں "رادیا کی بات پر اس نے خاموشی سے گلاس اسکے ہاتھ میں" پکڑا دیا۔ پانی پی کر وہ واپس لیٹ گئ

کیوں اتنے اچھے بن رہے ہیں۔۔ اب کون سا ڈرامہ رہ گیا ہے جو پلے کرنا باقی ہے "وہ الجھتی جا رہی تھی۔ اسکی کسی تلخ بات" پر وہ غصہ ہی نہیں ہو رہا تھا۔ آخر ان چند دنوں میں ایسی کیا کایا پلٹ ہو گئ تھی کہ وہ سب بھول گیا تھا۔ یہ بھی کہ وہ ایک ان چاہے رشتے کے سبب اسکے گھر۔۔ اسکے پاس موجود ہے

صرف اتنی غرض ہے کہ شاید میرے ایسا کرنے سے آپکی کوئی دعا مجھے لگے اور میرے وہ کام جو سب الٹے ہو گئے تھے سیدھے ہو جائیں" پر شوق نگاہوں سے اس کا الجھا بکھرا روپ دیکھا

دعا تو کبھی نہیں نکلے گی اب" وہ تلخ لہجے میں بولی"

لگی شرط" واہب نے یکدم اسکے سامنے اپنی چوڑی ہتھیلی پھیلائی"

مجھے ایسی بے ہودہ حرکتیں کرنے کا کوئی شوق نہیں" چہرہ موڑ کر وہ سپاٹ لہجے میں بولی"

اسی لمحے کمرے کا دروازہ بجا

واہب اٹھ کر بیٹھا

آجائیں" زیبا نے اسکی اجازت ملتے ہی قدم اندر رکھے"

کیسی ہو بیٹا" محبت سے رادیا کے قریب آتے اسکے ماتھے پر پیار کیا"

بہتر ہوں" اس نے ہلکی سی مسکراہٹ سجا کر جواب دیا"

واہب نے حسرت سے اسکی مسکراہٹ دیکھی

بیٹا روزہ رکھنا ہے؟" اب ان کا رخ واہب کی جانب تھا"

جی جی کیوں نہیں۔۔" کہتے ساتھ ہی وہ واش روم منہ ہاتھ دھونے چل پڑا"

میں نے بھی رکھنا ہے" اس نے ضد کی"

بیٹا ویسے تو کوئی مسئلہ نہیں۔۔ لیکن دوائیاں لینی ہوں گی تمہیں تو" وہ ہچکچائیں"

آنٹی میں نے اور کرنا ہی کیا ہے سارا دن تو بس یہیں بیٹھے رہنا ہے کون سا کوئی کام کرنا ہے کہ روزہ لگے گا" اس نے پھر سے کہا

واہب باہر آکر انکی تکرار سن رہا تھا

اوکے آج کا رکھ کر دیکھ لو۔۔ اگر صحیح رہا تو جاری رکھ لینا" واہب نے مسئلہ کا حل نکالا"

ڈاکٹر سے نہیں پوچھا نا بیٹا" زیبا نے پھر سے کہا"

آپ سحری تیار کروائیں میں ڈاکٹر سے ابھی کال کر کے پوچھ لیتا ہون۔ وہ بھی تو اس وقت سحری کے لئے اٹھے ہوں گے نا" اس نے موبائل پکڑتے ہوئے ایک اور حل نکالا"

رادیا نے چور نظروں سے اسکی چوڑی پشت دیکھی

پھر ڈاکٹر کی اجازت ملتے ہی واہب اس کی اور اپنی سحری کمرے میں ہی لے آیا۔ بیڈ پر زرینہ نے سب سلیقے سے رکھا ۔ واہب نے اسکی پلیٹ میں سالن نکالا۔۔ روٹی اسے تھمائی

سحری کرنے کے بعد رادیا نے وضو کرنے کی بھی ضد کی

میں بیٹھ کر تو نماز پڑھ سکتی ہوں نا" اسکی بات پر واہب نے اثبات میں سر ہلاتے اسے سہارا دے کر کھڑا کیا۔ آہستہ" آہستہ اسے چلاتے واش روم تک لے کر گیا

اس کی کمر کے گرد بازو باندھتے اسے وضو کرنے کا اشارہ کیا۔ رادیان نے بازوؤں تک سب وضو آرام سے کر لیا۔ اب پاؤں دھونے کی باری تھی

باہر چلو میں ایک باؤل مین پانا لاتا ہوں ہاتھوں پر لگا کر ہلکا سا مسح کر لینا" واہب کی بات پر اس نے ہولے سے سر ہلایا۔"

واہب نے دوبارہ اسکے کندھوں کو تھام کر ہولے ہولے چلاتے بیڈ کے قریب لایا پھر بٹھا کر اسکی ٹانگ آہستہ سے تھام کر اوپر رکھی

باؤل میں پانی لایا رادیا نے مسح کر کے دوپٹہ نماز کے انداز میں باندھا اور بیٹھ کر نماز ادا کی

واہب بھی اتنی دیر میں نماز سے فارغ ہوا

"مجھے قرآن پکڑا دیں گے؟" ایک اور خواہش

واہب سر ہلاتے باہر گیا۔ واپسی پر اسکے ہاتھ میں قرآن تھا

رادیا کو پکڑا دیا۔ اور خود دوسری جانب جا کر لیٹ گیا

رادیا زیر لب قرآن پڑھ رہی تھی

سنو" یکدم واہب نے اسے پکارا۔ رادیا نے سوالیہ نظروں سے اسکی جانب دیکھا"

اونچی آواز میں قرآت کرو" اسکی فرمائش پر رادیا نے لب بھینچے۔ وہی دن پھر سے یاد آیا"

ٹھنڈی سانس لے کر اونچی آواز میں پڑھنے لگی

واہب نے سر اسکے قریب اسی انداز میں رکھا

اسکی آواز کی مٹھاس اس کے اندر گھلتی جا رہی تھی

وہ تیزی سے ری کور کر رہی تھی۔ بوتیک کا کام اسکی اسسٹنٹ سنبھال رہی تھی۔ ایک آدھ دن بعد زیبا چکر لگا لیتی تھیں۔ وہ سب اسے ہتھیلی کا چھالا بنائے ہوئے تھے

باقی سب کی محبتوں پر تو اسے شک نہیں تھا لیکن واہب کا خیال رکھنا اور یوں اسے اہمیت دینا اسکے اندر آگ لگا دیتا تھا

اپنی کم مائیگی کا ایک ایک لمحہ یاد آتا تھا

اسکے لفظوں سے دیئیے جانے والے زخم ابھی ہرے ہی تھے

سارا دن اسکے پاس ہی کمرے میں رہتے وہ آفس کا کام کرتا رہتا۔ اور اس دوران اس کا ایک ایک کام خود کرتا

آخری عشرہ بھی اختتام کو تھا۔ جب اس دن وہ مارکیٹ گیا اور واپسی پر رادیا کے لئے ڈھیروں شاپنگ کر کے لایا

رات میں جس وقت وہ اسے چیزیں دکھا رہا تھا اس کا دل کیا سب کچھ اٹھا کر گھر سے باہر پھینک دے۔۔ وہ کیوں یہ سب عنایتیں کر رہا تھا۔ اب کیا مقصد تھا اس کا

بس کریں۔۔۔ اتنے اچھے بننے کی ضرورت نہیں۔۔ آپ کا اصل روپ دیکھ چکی ہوں تو پھر اب یہ اچھائی کا ماسک پہن کر" کیا ثابت کر رہے ہیں۔۔ ہاں

۔ وہ غصے میں بھڑکتی ہوئی سب چیزیں ہاتھ مار کر بیڈ سے گرا چکی تھی

اگر آپ کی یادداشت کھو چکی ہے تو بتاتی چلوں کہ آپ سے عمر میں پانچ سال بڑی ہوں میں۔۔ایک ان چاہی بیوی۔۔۔ مجھ سے تو نفرت تھی آپ کو۔۔ پھر یہ نوازشیں کیوں

بے فکر رہیں کسی کو آپکے بارے میں کچھ نہیں بتاؤں گی۔۔ جب دوسری شادی کا کہیں گے آپ کا ساتھ دوں گی۔ مگر یہ سب کرکے میری اذیتوں میں اضافہ مت کریں۔۔۔پلیز" وہ بے اختیار ہو کر رو پڑی

اگر میں اپنے کئے کی معافی مانگوں کیا پھر بھی یقین نہیں آئے گا" واہب ایک ایک چیز اٹھا کر سامنے پڑے صوفے پر رکھ کر اسکی جانب آیا۔ اسکے قریب نیچے بیٹھتے ہوئے بولا

کیوں۔۔کیوں چاہئیے معافی۔ آپ درست تھے۔۔ اور آپ درست ہیں۔۔ مجھے اپنے ماں باپ کی مجبوریاں نظر نہ آتیں تو کبھی ایسا ابنارمل رشتہ نہ جوڑتی۔۔ ہر لمحہ ہر لمحہ آپ نے مجھے یہ احساس دلایا کہ میں کوئی عمر رسیدہ عورت آپکے پلے بندھ گئی ہوں۔۔۔ مجھے اب آپکی معافی سے کوئی سروکار نہیں

ہمدردی کر رہے ہیں نا۔۔ معذور ہوں مگر اتنی نہیں کہ اپنا بوجھ خود نہ اٹھا سکوں گی۔ بس اپنے ٹھیک ہونے کا انتظار کر رہی ہوں جیسے ہی چلنے پھرنے لگی۔ آپ کی زندگی سے چلی جاؤں گی" اس کا ایک ایک لفظ واہب کو تکلیف سے دوچار کر رہا تھا

یہ ہمدردی نہیں ہے بے وقوف" وہ ہولے سے مسکرایا"

اوہ۔۔بس کریں۔۔ محبت کے جھوٹے ڈھونگ مت رچائیں۔ صرف اسی لئے کہ میں آپکی شخصیت سے متاثر ہو کر آپکے عشق میں گرفتار نہیں ہوئی۔ آپ سے رحم کی بھیک نہیں مانگی۔۔۔ تو اس سب کا بدلہ یوں لے رہے ہیں۔ مجھ سے فلرٹ کرکے

آنسو بے دردی سے صاف کرتی وہ بدگمانیوں کی انتہا پر تھی "

ہمارے معاشرے کا المیہ یہ ہے کہ بڑی عمر کی عورت سے شادی نہیں کرنی۔ ہاں فلرٹ جائز ہے"

نجانے کتنی لڑکیاں مجبوریوں کی آڑ میں گھروں میں بیٹھی ہیں۔ مگر لڑکوں نے ناجائز تعلقات تو بنا لینے ہیں مگر کسی بڑی عمر کی لڑکی سے شادی کر کے اسے عزت نہیں دینی

اگر یہ ایسا ہی گناہ کا کام ہوتا تو ہمارے اسلام میں۔۔ ہمارے آخری پیارے نبی اپنی پہلی ہی شادی ایک بڑی عمر کی عورت کے ساتھ نہ کرتے۔ دس سال۔۔۔ پندرہ سال۔۔ حتی کے بیس بیس سال چھوٹی لڑکیوں سے شادی کرتے ہوئے آپ جیسے لڑکوں کو شرم نہیں آتی۔ مگر بڑی عمر کی لڑکی سے شادی کرتے غیرت جاگ پڑتی ہے۔ ناانصافی لگتی ہے

چار شادیوں کے لئے تو آپ مردوں کو دین یاد آجاتا ہے کیونکہ وہاں اپنی غرض شامل ہوتی ہے

ہاں لیکن بڑی عمر کی لڑکی سے شادی کرتے وقت اسے گناہ تصور کیا جاتا ہے ایسے جیسے وہ اچھوت ہو

آپ نے بھی مجھے اچھوت سمجھا۔ شروع دن سے بس یہی باور کروایا۔ میری عمر بڑی ہے۔۔ میری عمر بڑی ہے

کیا سوچ کر اب آپ محبت کے دعوے کر رہے ہیں۔ مطلب بھی جانتے ہین محبت کا۔۔ احساس۔۔ پیار۔۔۔ ایک دوسرے کو سمجھنا۔ ایک دوسرے کے لئے قربانی۔ آپ تو میرا ہاتھ نہیں تھام سکتے مجھے سہارا نہیں دے سکتے

ہا۔۔ محبت کریں گے مجھ سے "جب وہ بولنے پر آئی تو اگلے پچھلے تمام حساب چکا دیئے۔ واہب نے اسے ایک پل کو بھی نہیں ٹوکا

جتنی نفرت اسے دی تھی اسکے حساب سے تو یہ کچھ بھی نہیں تھا

ہاں میں جانتاہوں مجھ سے یہ سب غلطیاں سرزدہوئیں۔وہ شاید ردعمل تھا“

کوئی بھی میری بات سمجھنے کو تیار نہیں تھا۔اور پھر لوگوں کی رشتہ داروں کی چہ مگوئیاں۔ہماری شادی پر بہت سے لوگوں کو مین نے یہ کہتے سنا کہ 'زیبابھابھی اور سمیع بھائی کو اتنی کیا جلدی تھی واہب کی شادی کی۔اچھے بھلے لڑکے کی پانچ سال بڑی ُسے شادی کر دی'تو کوئی یہ کہہ رہا تھا کہ 'شہاب کا کیا دھونے کی خاطر بیچارے واہب کو پھنسادیا

خود سوچو ہم ایک معاشرے میں رہتے ہیں جہاں ہر سوچ اور ذہن رکھنے والے لوگ موجود ہیں۔اور لوگوں کی باتیں اتنی کاٹ دار ہوتی ہیں کہ وہ اچھے بھلے انسان کا دماغ خراب کر دیں

میں پہلے ہی الجھاہوا تھا اس پر لوگوں کی باتیں

بس میں وہ سب کر گیا جو مجھے نہیں کرنا چاہیئے تھا

مگر آپ اگر تھوڑاسا مجھے سمجھ لیتی شاید حالات بہتر ہوتے

آپ کا دل شکن رویہ میری ہر بات پر پورا مقابلہ۔۔"اسکی بات ختم نہیں ہوئی تھی کہ رادیا کچھ کہنے کے لئے منہ کھولنے لگی

پلیز پوری بات سن لو"واہب نے اسے روکا“

میں آپ کو قصوروار نہیں کہہ رہا کیونکہ شروع میں نے کیا تھا۔ظاہر ہے آپ کو اپنا بھرم رکھنے کے لئے اتنا تو کرنا ہی تھا“

بہر حال جو بھی ہوا میں اپنے کئے پر بے حد نادم ہوں۔بس اتنی خواہش ہے کہ مجھے معاف کر دو

آپکا ہاتھ جھٹکنے کا کفارہ تو ساری عمر دینا ہو گا

مگر آپ اب میرا بڑھا ہوا ہاتھ جھٹک کر بدلہ لے رہی ہو"واہب اسے اپنے رویے کی ایک ایک وجہ بتا تا چلا گیا

نہیں واہب میں اتنی آسانی سے وہ سب نہیں بھول سکتی۔ بنا کسی قصور کے آپ نے اتنا کچھ کہہ دیا۔۔ مجھے عجیب نفرت ہونے لگ گئی ہے خود سے" وہ کھوئے ہوئے لہجے میں بولی

اچھا بتاؤ کیا کروں کہ آپ ان سب باتوں کو بھول جاؤ" واہب نے ہتھیار پھینکتے ہوئے مصالحت بھرا لہجہ اپناتے ہوئے کہا"

مجھے اپنی زندگی سے جانے دیں" رادیا کی بات پر وہ سن رہ گیا"

اور کتنی اذیت دو گی" کیا کچھ نہیں تھا اس بے بس لہجے میں"

جب تک میری اذیت کم نہیں ہوتی" وہ گود میں رکھے ہاتھوں کی جانب دیکھتے کھردرے لہجے میں بولی"

واہب نے لب بھینچے۔ اس کے پاس سے اٹھ کر کھڑا ہوا

چند لمحے اسکے جھکے سر کو دیکھتا رہا

پھر جھک کر اسکی پیشانی پر محبت کی مہر ثبت کر کے پیچھے ہٹ گیا

رادیا نے نفرت سے ماتھا رگڑا

جیسے اس کا لمس مٹانے کی کوشش کر رہی ہو

واہب نے تکلیف سے یہ منظر دیکھا

خاموشی سے گاڑی کی چابی اٹھا کر باہر نکل گیا

رادیا اب خود کافی ہل جل لیتی تھی

گردن موڑ کر اسے باہر جاتا دیکھا

پھر خاموشی سے آگے ہوئی اور تکیے پر سر رکھ کر لیٹ گئی۔ دل کی بھڑاس تو نکال چکی تھی مگر نیند پھر بھی آنکھوں سے کوسوں دور تھی

وہ بے مقصد سڑکوں پر گاڑی دوڑاتا رہا۔ ایک ہاتھ اسٹیرنگ پر تھا تو دوسرا بالوں میں پھیر رہا تھا

رادیا کا ایک ایک لفظ سچ تھا۔ واقعی اس معاشرے میں ہم نے ایک نہایت جائز رشتے کو گناہ بنادیا ہے

جہاں کوئی لڑکا بڑی عمر کی لڑکی سے شادی کرے۔ نہ صرف لڑکے کو باتیں سنائی جاتی ہیں۔ ب

'بلکہ لڑکی کو سب سے زیادہ تضحیک کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ بار بار یہ جتایا جاتا ہے کہ 'اپنی عمر دیکھے اور یہ لچھن

ہو ہائے۔۔ چھوٹے لڑکے سے شادی کرلی اتنا بھی کیا بے شرمی'

اس کو دیکھو اسکی جوانی ہی ختم نہیں ہورہی اپنے سے چھوٹے سے شادی کرڈالی۔' اور نجانے کتنے ہی ایسے زہر میں ڈوبے' الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں

ایک لڑکا اور لڑکی چاہے جس بھی عمر کے ہوں وہ ناجائز تعلق قائم کرلیں۔ ہمیں وہ گوارا ہے مگر کیا جائز رشتے میں بندھ جائیں تو اسے ہم ناجائز بنانے پر تل جاتے ہیں

واہب کو اپنا آپ بالکل خالی محسوس ہورہا تھا

پڑھا لکھا ہو کر بھی اس نے کتنی گھٹیا حرکت کی تھی

وہ جب جب اسکے ساتھ کھڑی ہوتی اسے ماں کے الفاظ یاد آتے۔'تم اس سے بڑے لگتے ہو وہ چھوٹی ہی لگتی ہے'وہ اتنی نازک سی تھی کہ واہب کو کئ بار ماں کی کہی یہ بات سچ لگی

اور اگر وہ اتنی کامنی سی نہ بھی ہوتی تو بھی کیا

بہت سی لڑکیاں شادی کے بعد اتنی بے ڈول ہو جاتی ہیں کہ میاں سے بڑی لگتی ہیں۔چاہے دس سال چھوٹی ہوں

افف میں نے کیوں اتنی جلد بازی اور بے وقوفی کا ثبوت دیا تھا'اسے رہ رہ کر خود پر غصہ آرہا تھا'

کیسے وہ اسکے دل سے اپنے الفاظ کو کھرچ ڈالے

صحیح کہتے ہیں'زبان سے نکلے الفاظ اور کمان سے نکلا تیر کبھی واپس نہیں آتے'بس پچھتاوارہ جاتا ہے

اور وہ پل پل اب اس پچھتاوے کی آگ میں جھلس رہا تھا

There's a time of day

When the night it seems like it's never gonna fall

But I find a way

Yeah I'll fight and if I can't walk you know I'll crawl

When I close my eyes

Well I'm back to where I wish I was for now

Going back in time

And I stay as long as my mind will allow

So tell me once, tell me twice

Tell me three times, tell me four

Tell me what ya want to do

Tell me what you need

Tell me what you seem to dream the most

Cause I'll be anything for you

Well I don't know why

But time can't seem to temper my regret

Sometimes I lie

To myself and say I've learned how to forget

Well it seems to me

That you couldn't help yourself but to deceive

And I came to see

That the way I’ve learned to live is justly

I’m running circles

I’m outta my mind

I lost my grip

On this thing called time

I’m gone

It’s gone

I’m empty still

But I’ll keep moving

I always will

I’m gone

وہ پل پل اس آگ میں جھلس رہا تھا کہ کاش وہ وقت کو پیچھے لے آتا۔۔ کاش وہ اپنے اور رادیا کے رشتے کو یوں بگاڑنے کی بجائے کچھ وقت دے دیتا

مگر اب لگتا تھا کچھ نہیں بچا۔ وہ تو واپس پلٹنے کو تیار ہی نہیں تھی

صبح میں جس لمحے واہب کی آنکھ کھلی رادیا کمرے مین نہیں تھی۔ وہ اب اسٹک پکڑ کر آہستہ آہستہ خود چل لیتی تھی۔ مگر ابھی اسے سیڑھیاں چڑھنے سے منع کیا گیا تھا۔ اسی لئے فی الحال وہ دونوں گیسٹ روم میں ہی تھے

واہب منہ ہاتھ دھو کر باہر لاؤنج میں آیا تو وہ اخبار پڑھنے میں مگن تھی۔ رادیا نے ایک نظر اٹھا کر سامنے سے آتے واہب کو پر ڈالی پھر واپس اخبار کی جانب متوجہ ہو گئ۔ واہب تھوڑا سا فاصلے پر اسی کے صوفے پر بیٹھ گیا

رادیا کو امید تھی کہ کل رات کی باتوں کے بعد واہب اب اس سے کوئ امید نہیں لگائے گا

مگر اسکی حیرت کی انتہا نہ رہی جب وہ اسکے گھٹنے پر مزے سے کشن رکھ کر اس پر سر رکھ کر لیٹ گیا

رادیا نے گھبرا کر ایک نظر اندر کام کرتی زیبا اور زرینہ کو دیکھا

پھر گھور کر واہب کے گھنے بالوں والے سر کو دیکھا

یہ کیا بے ہودگی ہے" وہ دبے دبے لہجے میں چیخی"

کیا؟" واہب نے آنکھوں پر رکھا ہاتھ ہٹا کر اچھنبے سے اسکا سرخ چہرہ دیکھا"

یہاں کیوں لیٹے ہیں۔۔ اٹھیں یہاں سے" وہ یکدم اٹھ نہیں سکتی تھی نہیں تو کب کی اسکا سر نیچے پٹخ کر اٹھ چکی ہوتی"

آپ کو سمجھ کیوں نہیں آتی کہ اب مجھے ان سب حرکتوں سے کوئ فرق نہیں پڑتا" وہ اسکی معصومیت پر زچ ہو کر بولی"

مگر آپ کو یہ کیوں نہیں سمجھ آتی کہ آپ کی اس بے زاری سے اب مجھے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا۔"وہ بھی اسی کے انداز

میں بولا

آپ کیوں اپنی زندگی فضول میں تباہ کر رہے ہیں جب مجھے آپ کے ساتھ اب رہنا ہی نہیں"رادیا نے قطعیت بھرے

لہجے میں کہا

میں اب ہی تو اپنی زندگی کے ساتھ سب صحیح کر رہا ہوں۔۔"وہ کھوئے ہوئے انداز میں بولا"

مگر یہ سب اب میرے ساتھ ٹھیک نہیں ہے۔ میں اب اپنی آئندہ زندگی کا فیصلہ خود کروں گی۔بہت کر لیا دوسروں پر"

انحصار۔جس ہمدردی کا بخار آپ کو چڑھا ہے نا

وہ چار دن میں ختم ہو جائے گی"وہ تلخی سے بولی

چلو ٹھیک ہے ایسا کرتے ہیں اپنی اپنی جگہ بدل لیتے ہیں"واہب نے یک لخت اٹھ کر اسکے قریب ہوتے ہوئے سرگوشی نما"

لہجے مین کہا

اس بار نفرت کے کنارے پر آپ کھڑی ہو جاؤ اور محبت کے کنارے پر میں۔جس کا جذبہ زیادہ طاقتور ہوا وہ جیت جائے"

گا اور پھر دوسرے فریق کو اسی کی بات ماننی پڑے گی"واہب کی بات پر وہ اور تپ گئ

مین نے پہلے بھی آپ سے محبت نہیں کی تھی"صاف گوئی سے بولتی وہ اسے آئینہ دکھا گئ"

لیکن رشتہ نبھانے کا ارادہ تو کیا تھانا" واہب کی بات پر وہ چند لمحے خاموش ہوئی"

میں ایک انچ بھی اپنی جگہ سے ہلنے والی نہیں" وہ دھمکی آمیز انداز میں بولی"

مت ہلنا میں بازوؤں میں اٹھا کر اپنی طرف لے آؤں گا" واہب کے چہرے پر گہری دلکش مسکراہٹ بکھری جس نے" رادیا کی پلکوں کو لرزنے پر مجبور کیا

فضول باتیں" اسٹک اپنے قریب کر کے وہ اٹھنا چاہتی تھی جب اس سے بھی پہلے واہب نے اٹھ کر اسے سہارا دیا"

میں اب خود چل سکتی ہوں" وہ پھر اسکے ہاتھ کو جھٹک دینا چاہتی تھی۔وہ اسے پل پل دھتکار رہی تھی بالکل ایسے ہی جیسے" کچھ دن پہلے واہب اسے دھتکارتا تھا

مگر وہ اپنے حوصلے مضبوط رکھے ہوئے تھا

الحمد اللہ۔۔۔لیکن میں چاہتا ہوں جیسے آپ نے مجھے اپنا عادی بنا کر اس محبت میں جکڑا۔میں بھی اب آپکو اپنا عادی بنا کر" اس محبت میں ہمیشہ کے لئے قید کر لوں" اسکی جانب جھکتے اسکی ناراض نظروں میں اپنی محبت پاش نظریں گاڑھے اسکے ایک ایک لفظ سے محبت ٹپک رہی تھی

چار دن کی چاندنی پھر اندھیری رات" رادیا نے ویسے ہی طنز کیا جیسے کبھی وہ کرتا تھا"

وی ویل سی" واہب نے اسے گویا چیلنج کیا"

اور پھر اس نے جو کہا وہ سچ کر دکھایا۔ رادیا کی ہر بیزاری کے جواب میں اسکے پاس اسے دینے کو صرف محبت ہوتی۔۔

احساس ہوتا

انہی دنوں میں چاندرات بھی آگئ

واہب عشاء کی نماز پڑھ کر آیا تو اسکے سر ہو گیا

چلو۔۔ مہندی لگوا کر لاؤں" وہ جو بیڈ پر مزے سے بیٹھی موبائل پر مصروف تھی اس اچانک افتاد پر تیوری چڑھا کر اسکی" جانب دیکھا

مجھے کہیں نہیں جانا اور کوئ مہندی وہندی نہیں لگانی" وہ کڑوے کسیلے لہجے میں اسے جواب دے دوبارہ موبائل میں" مصروف ہو گئ

جانا تو پڑے گا۔۔ میڈم کے نخرے ختم نہیں ہو رہے" وہ بھی اپنی ضد پر قائم تھا"

بوڑھی عورتوں کو مہندی اور میک اپ سے کیا سروکار" وہ پھر سے اس پر طنز کر کے بولی"

وہ جو بیڈ کے دوسری سمت بیٹھا تھا محبت سے اسکے چہرے پر اپنے دائیں ہاتھ کی انگلیاں پھیریں

رادیا اسکی جرات پر خشمگیں نظروں سے اسے دیکھنے لگے۔ سرعت سے پیچھے ہوئ

کتنی بار کہا ہے دور رہ کر بات کیا کریں" نا گواری اسکے چہرے کا احاطہ کر چکی تھی"

اور کتنی بار میں نے کہا ہے کہ اب دوریوں کی باتیں جانے دو۔۔ اٹھو" اسکے ہاتھ سے موبائل لے کرر کھا"

کیا مصیبت ہے زندگی عذاب ہو گئی ہے" وہ زبردستی اسکی جانب آکر اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے کھڑا کرنے لگا۔ جب وہ کوفت"

سے بولی

او کے باقی کے کوسنے واپس آکر دے لینا۔" واہب نے بھی ہار نہ مانی اسے کھڑا کر کے ہی دم لیا۔ جیسے ہی اس نے اسٹک کی"

طرف ہاتھ بڑھایا۔ واہب نے اسٹک اسکی پہنچ سے دور کی

جب میں ہوں تو ان کھوکھلے سہاروں کی کیا ضرورت ہے" اس کا دوپٹہ کندھوں پر ٹھیک کرتے ہوئے وہ جس توجہ سے بولا"

رادیا کی ایک بیٹ مس ہوئی

مجھے اس سہارے پر اعتبار نہیں" رادیا نے نگاہیں جھکا کر کانپتے لہجے میں کہا۔ واہب کے لبوں پر مسکراہٹ رینگی"

اعتبار بھی آ ہی جائے گا"

چلو تو سہی

راستہ کوئی مل ہی جائے گا" وہ دھیرے سے اپنا سر اسکی پیشانی کے ساتھ ٹکاتے گنگنایا

ایک آخری موقع دے دو" حسرت سے درخواست کی"

ابھی مجھے سوچنے دیں" واہب نے شکر کیا کہ اس نے نہ نہیں کی"

اوکے۔۔ سوچ لو" پیچھے ہوتے ایک نظر اسکے صبیح چہرے پر ڈالی"

پھر اسے لئے باہر کی جانب بڑھا

تمام راستہ اس کا ایک ہاتھ اسٹیرنگ پر دھرے ہاتھ کے نیچے دبائے گاڑی چلاتا رہا

رادیا نے تمام راستہ کوئی بات نہ کی نہ ہی واہب نے اسے مخاطب کیا بس دونوں ایک دوسرے کی موجودگی کو محسوس کرتے رہے اور پہلی بار ان کے درمیان موجود خاموشی بے حد معنی خیز تھی۔ محبت کی وائبز ایک کے دل سے دوسرے کے دل پر اثر انداز ہو رہی تھیں

جس وقت وہ مہندی لگوا کر باہر آئی واہب نے تیزی سے آگے بڑھ کر اسے سہارا دیا۔ پھر اسی طرح تھامے گاڑی کی جانب لایا

مہندی ابھی گیلی تھی

کس مصیبت میں پھنسا دیا ہے سچی۔۔ اب جب تک سوکھے گی نہیں تب تک بندہ کچھ نہیں کر سکتا۔ "گاڑی میں بیٹھ کر" اسکی دہائیاں شروع ہو چکی تھیں۔ جنہیں زیر لب مسکراتے واہب مزے سے سن رہا تھا

اسکا کیچر بالوں میں بالکل ڈھیلا ہو چکا تھا

وہ بازو کو اوپر لے جا کر کہنی سے بار بار بالوں کو پیچھے کرتی بھنا گئ

کیا ہوا ہے" واہب اسکی یہ حرکت دیکھ کر سمجھنے سے قاصر تھا کہ وہ کہنی بار بار چہرے تک کیوں لے جا رہی ہے"

یہ جو زلفیں کھل گئ ہیں میری۔۔۔ کیسے باندھوں" وہ روہانسی آواز میں بولی"

واہب نے نفی میں سر ہلایا۔ پھر گاڑی سڑک کے ایک کنارے پر روکی

مڑو" اسے گاڑی روکتا دیکھ کر وہ الجھی کہ ایک اور حکم آگیا"

کیوں؟" اس نے مشکوک نظروں سے اسے دیکھا۔ جو اسٹیرنگ چھوڑے پورے کا پورا اسکی جانب مڑا ہوا تھ"

بال باندھوں نا" واہب نے وضاحت دی"

وہ سانس بھر کر مڑی کہ اس وقت واہب کی مدد لئے بغیر گزارا نہیں تھا

واہب نے کیچر اتار کر اسکے سب بال سمیٹے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر چہرہ اسکے بالوں کے پاس لے جاتے محبت بھرا لمس ان پر چھوڑا۔ رادیا اس کا لمس اپنے سر پر محسوس کرکے یکدم کانپی۔ واہب نے جیسے ہی کیچر لگایا وہ چیخی

آہ۔۔ اتنے زور سے نہیں لگانا تھا سارے بال کھچ رہے ہیں" اسکے چلانے پر پھر سے اس نے کیچر اتارا"

یار اب مجھے کیا پتہ کیسے لگاتے ہیں۔ میرے خیال میں روزانہ دو مرتبہ اسکی پریکٹس کرنی چاہئیے پھر میں ایکسپرٹ "

ہو جاؤں گا" کیچپ تھوڑا سا ڈھیلا کر کے لگاتے اب کی بار وہ شرارتی لہجے میں بولا

رادیا نے خاموش نظروں سے گھورا

آئسکریم کھاؤ گی" گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے مزے سے پوچھا"

کیسے کھاؤں گی۔۔۔ ہاتھوں پر تو یہ لگی ہے" آئسکریم کے نام پر دل للچایا مگر ہاتھوں کی طرف بے چارگی سے دیکھا"

ڈونٹ وری اسکا بھی حل ہے" وہ اسکے منع نہ کرنے پر خوش ہوتا گاڑی آئسکریم پارلر کی جانب بڑھاتے ہوئے بولا"

پتہ نہیں کیوں اس لمحے واہب کا ساتھ۔۔ اسکی نظروں کی گرمائش۔۔۔ لہجے کی محبت سب اچھا لگ رہا تھا

کیا دل نے بند دروازے کھول دئیے تھے۔ کیا زخم سلنا شروع ہو گئے تھے

اس نے گردن موڑ کر مردانہ وجاہت کے شاہکار اپنے شریک سفر کو دیکھا

واہب نے ایک آئسکریم پارلر کے سامنے گاڑی روکی۔ وہاں موجود لڑکا تیزی سے گاڑی رکتے دیکھ کر انکی جانب آیا

واہب نے اپنی جانب کا شیشہ نیچے گرایا

سر یہ لیں۔۔ آپ کو کون سا فلیور چاہئیے اس میں سے" وہ لڑکا اپنے پروفیشنل انداز میں واہب کو ایک کارڈ پکڑا کر "

مودب کھڑا پوچھ رہا تھا

واہب نے اس کارڈ پر موجود درج مختلف آئسکریم کے ناموں پر نظر دوڑائی

کون سا لو گی" واہب نے ایک نظر رادیا کو دیکھا"

میں کھاؤں گی کیسے" وہ اپنے ہی مسئلے میں الجھی ہوئی تھی"

اس نے بنانا فج سوائرل کا آرڈر دیا

کتنی سر؟" لڑکے نے پھر مودب ہو کر پوچھا"

دو" رادیا اسے گھورے جا رہی تھی"

جیسے ہی لڑکا گیا واہب نے رادیا کی جانب دیکھا تو قہقہہ لگائے بغیر نہ رہ سکا

آئسکریم کھانا ابھی مجھے کیوں کھانے کا ارادہ کر رہی ہو" اپنے قہقہے کو بمشکل روک کر اسے بھرپور نظروں سے دیکھتے ہوئے"

بولا

کھاؤں گی کیسے۔۔ یہ دیکھیں ابھی بھی گیلی ہے" اس نے ہاتھ اسکے آگے کرتے ہوئے ناراضگی سے کہا"

میں کس لئے ہوں" واہب نے گہری نظروں سے دیکھتے گمبھیر لہجے میں کہا"

رادیا اسکی نظروں سے نروس ہوئی۔ چہرہ موڑ کر ونڈ سکرین سے باہر دیکھنے لگی

لیکن واہب کی ٹکٹکی بندھی رہی

رادیا اسکی نگاہوں کی تپش کو خود پر بہت اچھی طرح محسوس کر رہی تھی۔ نجانے کیوں مزاحمتی لہجہ آجکل ماند پڑ چکا تھا

کیا مسئلہ ہے؟" آخر رخ موڑ کر دوبارہ اسے گھور کر دیکھا"

ماتھے پہ بل نمایاں تھے

واہب کی جان لیوا مسکراہٹ اسکے دل میں شور برپا کر گئ

محبت سے اسکے ماتھے پر موجود بلوں پر شہادت کی انگلی پھیری

اگر میں تھوڑی بہت باتیں مان رہی ہوں تا تو فضول حرکتیں کرنے کی ضرورت نہیں" لڑکھڑاتی آواز پر بمشکل قابو پاتے"

اس نے رعب جمانا چاہا

اتنی سی ہو آپ۔۔یہ رعب کہاں سے لے آتی ہو؟" ہاتھ پیچھے کر کے سینے پر ہاتھ باندھے اپنی بولتی آنکھیں اسکی ناراض"

آنکھوں میں گاڑے مزے سے بولا

اتنی دیر میں لڑکا آئسکریم لے کر آگیا

واہب نے شکریہ ادا کرتے دونوں کونز پکڑ لیں

چلو لڑکی شروع ہو جاؤ" سیدھے ہاتھ والی آئسکریم اسکی جانب بڑھاتے اسے الرٹ کیا۔ رادیا نے کچھ جھجھک کر آئسکریم کی"

پہلی بائٹ لی

پھر آہستہ آہستہ کھاتی رہی۔ واہب بھی شرافت سے اسے کھلاتا رہا اور اپنی کھاتا رہا

جس اسپیڈ سے کھا رہی ہو مسز۔۔ یہ پگھل کر میرے اوپر گر جانی ہے" واہب نے اسکی سست روی پر ٹوکا"

اب آپ کی طرح اتنا بڑا ابڑا منہ نہیں کھول سکتی" وہ مزے سے اس پر چوٹ کر گئی"

اچھا ویسے بے نیازی ہے مگر نظریں پوری طرح رکھی ہوئی ہیں مجھ پر" واہب نے آنکھیں سکیڑ کر کہا"

پھر یکدم اسکی آئسکریم اپنی والی کے ساتھ ایکسچینج کر دی

یہ کیا؟" رادیا اس حرکت پر حیرت سے بولی"

اب آپ یہ والی ٹیسٹ کرو میں یہ ٹیسٹ کروں گا" آنکھوں میں شرارت واضح ناچ رہی تھی"

دونوں ایک ہی توفلیور ہیں" اس نے پھر کندھے جھٹکتے ہوئے کہا"

ہاں۔۔۔ مگر اس میں آپکا ذائقہ گھل گیا ہے اس میں میرا۔ دونوں بدل کر دیکھتے ہیں کس کی زیادہ ذائقہ دار ہے" رادیا

نے تیز نظر اسکے ہونٹوں میں دبی مسکراہٹ پر ڈالی

مجھے نہیں کھانی۔" یکدم پیچھے ہٹی"

چپ کر کے کھاؤ نہیں تو منہ پہ مل دوں گا" وہ بھی اپنے نام کا ایک تھا"

نہیں کھانی تو بس نہیں کھانی" وہ بضد ہوئی"

آپ جانتی ہونا اپنی منوا کر دم لیتا ہوں۔ کھاؤ شاباش۔۔ واہ آپکی والی میں تو کھٹا میٹھا ٹیسٹ ہے۔۔ آپ کی طرح" اسکی آئسکریم سے ایک بائٹ لیتے شرارت سے اسے دیکھتے ہوئے کہا

اس نے بھی اب غصے میں اسکی آئسکریم سے بائٹ لی

اور یہ بالکل آپکی طرح ہے کڑوی کسیلی" اس کے غصے سے کہنے پر واہب اپنا قہقہہ نہیں روک سکا"

ویری گڈ۔۔ اچھا مشاہدہ ہے۔۔ چلو شاباش کھاتی جاؤ اور تبصرے کرتی جاؤ" وہ اسے پچکار کر بولا"

واہ۔۔۔ کیا ایک اور ذائقہ۔۔۔ میٹھا اور تھوڑا تھوڑا سڑیل" واہب نے ایک اور بائٹ لیتے اس پر تبصرہ کیا"

اس نے بھی ایک اور بائٹ لی

انتہائی گندا ذائقہ ہے۔۔ بے وفا اور مطلبی" دونوں بائٹ لیتے رہے اور ایک دوسرے پر تبصرے کرتے رہے"

جب کھا چکے تب واہب نے ٹشو باکس سے ٹشو نکال کر بڑے دھیان سے اس کا منہ صاف کیا

واہ آج کیا سیر حاصل آئسکریم کھائی ہے۔۔ بھرپور تبصروں کے سنگ" واہب نے اپنا منہ صاف کرکے گاڑی سٹارٹ کی"

لہجے میں اب بھی شرارت تھی

آئندہ کبھی یہ مصیبت نہیں لگواؤں گی" رادیا نے تیکھی نظر اس پر اور پھر اپنے ہاتھوں پر لگی مہندی پر ڈالی"

اب تو وقتاً فوقتاً یہ مصیبت آپ کو مول لینی پڑے گی۔ کیونکہ مجھے یہ ان ہاتھوں پر لگی بے حد اچھی لگ رہی ہے" واہب

نے ایک سرسری مگر بھرپور نظر اس پر ڈالی

۔رادیا اب کی بار خاموش ہی رہی

صبح جس لمحے وہ نماز کے لئے اٹھا رادیا ابھی سو رہی تھی

واہب نے محبت بھرا لمس اسکی پیشانی پر چھوڑا۔ پھر اپنا موبائل پکڑ کر کچھ ٹائپ کر کے اسکے نمبر پر سینڈ کیا۔ اور واش روم کی

جانب بڑھ گیا

تھوڑی دیر بعد شاور لے کر سفید شلوار کرتا پہنے باہر آیا۔ تب بھی رادیا سوئی ہوئی ملی

اس پر ایک مسکراتی نگاہ ڈال کر کمرے سے چلا گیا

وہ گہری نیند میں تھی کہ دروازہ ناک ہوا

مندی مندی آنکھیں کھولیں تو زیبا کمرے میں آتی دکھائی دیں

عید مبارک بیٹا۔ تمہارے ابو اور واہب نماز ادا کرنے گئے ہیں تم بھی انکے آنے تک اٹھ کر تیار ہو جاؤ" زیبا نے مسکراہٹ "

چہرے پر سجائے اسے کے ماتھے سے الجھے بال سمیٹتے ہوئے کہا

خیر مبارک آنٹی۔۔بس میں اٹھ گئی سمجھیں "محبت سے اٹھ کر انکے گلے لگتے ہوئے بولی۔جو بیڈ پر اسکے قریب بیٹھ چکی" تھیں

شاباش میرا بچہ۔تمہارے کپڑے رات کو زرینہ سے کہہ کر پریس کروادئے تھے اٹھو چینج کرو"اٹھتے ہوئے اسکے چہرہ کو" پیار سے تھپتھاتے ہوئے کہا

"جی"

اور سنو"کمرے سے جاتے جاتے وہ مڑیں"

جی"اس نے استفہامیہ نظروں سے انہیں دیکھا"

جب اس رشتے کو قبول کرلو تو ہمیں بھی ماں باپ کی حیثیت سے قبول کر لینا"اتنی محبت سے انہوں نے اپنی خواہش بیان" کی

جی۔۔جی"رادیاان کی بات پر چند لمحے کے لئے ششدر رہ گئی۔تو وہ جانتی تھیں اسکے اور واہب کے درمیان کے" تعلقات۔ہاں ظاہر ہے دونوں نے ہی کسی سے چھپانے کی ضرورت نہیں سمجھی تھی نہ نفرت اور بیزاری کو اور نہ اب واہب نے اپنی محبت کو

وہ شفقت سے مسکراتے ہوئے کمرے سے باہر چلی گئیں

اس نے بیڈ سے اٹھنے سے پہلے موبائل کھول کر دیکھا تو واٹس ایپ پر واہب کا میسج موجود تھا

فورا کھول کر پڑھا

Open up the gates please let me in

everybody needs someway to start again

I have been rude not always kind

Since it's been a long heart to climb

So lay your hand in mine

Sometimes we just carry hopes to down

But letting go is hard I have found

So let me be like the leaves on the trees

They come back in the spring and go to green

So let me be like a stream full of rain

It comes back eventually to the sea

Tell me where we could reach the promise land

There is nothing that we can do to change the past

But baby now

I have found a way back to you

So please find a way back to me

واہب کے میسج میں درج الفاظ رادیا کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر رہے تھے

اس نے اسٹک ڈھونڈی

پھر دل میں نجانے کیا سمایا اٹھ کر کوشش کی کہ اپنے سہارے ہی چلے۔ ہلکی سی لڑکھڑاہٹ کے ساتھ وہ کسی حد تک کامیاب ہو گئ

پہلے واش روم گئ۔ منہ ہاتھ دھو کر باہر آئ

کمرے میں بنی قد آور الماری کی جانب رخ کیا

الماری کے دونوں پٹ کھولے تو سامنے ہی سفید گھیر دار فراک پاجامہ اور چناہوا دوپٹہ نظر آیا جو اس دن واہب نہایت محبت سے اسکے لئے لے کر آیا تھا

ایک گہری سانس فضا کے سپرد کی

اے اللہ میں اس وقت اس جگہ پر کھڑی ہوں جہاں آگے کا کچھ نہیں پتہ۔ میں نہیں جانتی جس محبت کا دعوی آج یہ" شخص کر رہا ہے میری محبت پالینے کے بعد بھی یہ اپنی بات پر قائم رہے گا یا نہیں

اگر اس کو چھوڑ دیتی ہوں تو کہیں کفران نعمت کی مرتکب نہ ہو جاوں۔ اگر یہ میرے لئے بہتر ہے تو میرے دل سے ہر وسوسہ ہر شک نکال دیں" تیار ہوتے وقت وہ مسلسل اپنے رب سے مخاطب تھی

کیونکہ دلوں کے بھید تو وہی جانتا ہے اور واہب کے دل کا بھید اس سے بہتر اور کس کو پتہ ہو گا

بس اس نے آج بھی اپنا معاملہ اس رب کے سپرد کر دیا جس کے سپرد یہ شادی ہونے سے پہلے کیا تھا

وہ پلٹا تھا۔۔ اسکی محبت سے لبریز ہوا تھا تو یقینا یہ اللہ کا ہی حکم تھا

اسے ایسے ہی پلٹنا تھا۔ اپنی غلطیوں پر نادم ہو کر

جس لمحے وہ لاؤنج میں داخل ہوا ٹھٹھک کر دروازے کے قریب ہی رک گیا

اسکے لائے ہوئے سفید فراک جس پر خوبصورت دھاگے کا کام ہوا تھا اور چوڑی دار پاجامے پر ایک کندھے پر چنا ہوا دوپٹہ ڈالے۔ کانوں میں بڑی بڑی بالیاں پہنے خوبصورت سے کئے گۓ میک اپ اور کھلے بالوں میں وہ واہب کو کسی حور سے کم نہ لگی

خوشگوار سا احساس لئے وہ اندر بڑھا

جہاں وہ سمیع سے سر پر پیار لے رہی تھی

عید مبارک "اسکی شوق کا جہاں لئے آنکھوں میں بمشکل دیکھتے ہوئے اس نے عید مبارک کہنے میں پہل کی"

واہب نے بمشکل اسکے پریوں سے روپ سے نظریں ہٹائیں

واہب ماں کی جانب بڑھا

چلو بیٹا گاڑی کی چابی پکڑو۔۔ چچا کی طرف جانا ہے "ان کا معمول تھا کہ وہ عید والے دن بھائی کے گھر جاتے وہاں سے سب "مر دمل کر ماں باپ کی قبروں پر جاتے اور پھر کھانا کھا کر باقی رشتہ داروں کی طرف جاتے

آپ لوگ ریڈی ہیں؟" واہب نے ان دونوں سے دریافت کیا جو بیگز پکڑے تیار ہی کھڑی تھیں"

سمیع اور زیبا اپنی گاڑی کی جانب بڑھے

جس لمحے وہ بھی انکے پیچھے لاؤنج سے نکلنے لگی۔ کہ واہب نے راستہ روکا

رادیا کے دل کی دھڑکنیں بڑھیں

آپ کون ہیں مس" جان بوجھ کر اسے چھیڑا"

آپکے پیرنٹس کی چہیتی بہو" وہ کہاں زیادہ دیر گھبرانے والی تھی"

مزے سے جواب دیتی اسکے ایک سائیڈ سے نکلنے لگی

جب مڑتے ہوئے واہب نے اسکا ہاتھ تھام کر اپنی بازو پر رکھا

رادیا نے نظر اٹھا کر محبت کے یہ انداز دیکھے

وہ واقعی اس کا سہارا بن گیا تھا

وہ دونوں واہب کی گاڑی کی جانب بڑھے

اسے بٹھا کر واہب اپنی سیٹ پر آکر بیٹھا

گاڑی چلاتے تمام وقت اسکی پر شوق نظریں اس کا طواف کرتی رہی تھیں

مجھے لگتا ہے اگر میں لنگڑی نہیں ہوئی تو آج آپکی حرکتیں مجھے لنگڑا کر کے چھوڑیں گی" رادیا کی بات پر وہ اسکی بات کی تہہ" تک تو نہیں پہنچا مگر قہقہہ بھی نہیں روک سکا

"؟وہ کیسے"

جس حساب سے آپکی نظریں سامنے کی بجائے بائیں جانب ہیں ایکسیڈنٹ لازمی ہے" وہ اسکے دیکھنے پر چوٹ کر گئ"

ہاہاہاہا۔۔۔ کیا کروں۔۔۔ نظروں پر کس کا زور ہے" محبت سے گندھا لہجہ اسے نروس کر گیا"

میں ابو سے کہتی ہوں۔ آپ کا بیٹا نیم پاگل ہو چکا ہے۔۔ مجھے اس سے خطرے کی بو آرہی ہے پلیز مجھے اپنی گاڑی میں" شفٹ کر لیں" اسکے ابو کہنے پر وہ چونکا

ابو؟"سوالیہ نظروں سے اسکی جانب دیکھا۔کیونکہ اپنے ابو کو وہ ابا کہتی تھی"

میرے اور آپکے ابو سمیع احمد"وہ اسکی حالت سے حظ اٹھاتے ہوئے بولی"

توکیا۔۔۔"واہب کو اپنی حیرت بیان کرنے کے لئے الفاظ نہیں ملے"

نہیں خیر اب اتنی جلدی بھی میں ماننے والی نہیں۔۔رات کو اپنے اجازت نامے کے بعد کچھ کہوں گی"رادیا کی بات پر وہ الجھا۔کچھ دیر پہلے کا جو خوشگوار سا احساس تھا وہ یک لخت ختم ہوا

توکیا وہ اب بھی دوریوں کی بات کرے گی

اس کے بعد سارا دن وہ الجھا الجھا رہا اور رادیا اسکی حالت پر دل ہی دل میں مسکراتی رہی

گھر واپس آتے انہیں رات ہو گئی۔زیبا اور سمیع تو سیدھا اپنے کمرے میں چلے گ ئے۔جبکہ وہ واہب کے ساتھ کچن میں آئی

مجھے چائے پینی ہے"اسکی فرمائش پر وہ اسے لئے کچن میں آیا"

سب چیزیں اسکے پاس رکھین تا کہ اسے بار بار پکڑنے کے لئے زیادہ چلنا نہ پڑے

رادیا نے پانی ابلتے ساتھ ہی سب چیزیں ڈالیں

وہ اسکی ایک ایک حرکت دیکھ رہا تھا

ہونٹوں پر قفل لگا تھا

یکدم نجانے کیا ہوا۔آگے بڑھ کر پیچھے سے اسکے کندھے پر سر رکھا

بس کردو یار کب تک یہ سرد مہری قائم رکھو گی۔" رادیا اس اچانک افتاد کے لئے تیار نہین تھی۔ اتھل پتھل سانسوں کو" بمشکل ہموار کیا۔ چہرہ موڑ کر اسکے گھنے بالوں والے سر کو دیکھا

جب تک آپ اجازت نامے پر سائن نہیں کرتے" وہ سرد لہجے میں بولی"

واہب نے سرعت سے سر اٹھا کر اسکے چہرے کو دیکھا

سب کچھ مانگ لینا مگر جدائی نہ مانگنا" اسکے لہجے میں کیا کیا نہ تھا"

خوف۔۔۔ التجا۔۔۔ گزارش

رادیا خاموش رہی چائے کپوں میں انڈیل کر ٹرے واہب نے تھامی اسے لئے کمرے میں آیا

بیڈ پر بیٹھ کر اس نے سائیڈ ٹیبل کے دراز سے ایک کاغذ نکالا واہب نے بیڈ پر بیٹھتے کن اکھیوں سے اس کاغذ کو دیکھا۔ جس کی تہین اب وہ کھول رہی تھی

یہ اجازت نامہ اور شرائط نامہ دونوں ہے" مزے سے پیپر پکڑے رخ واہب کی جانب کئے بولی"

واہب سانس روکے اسے سن رہا تھا

پہلی شرط۔۔ کبھی مجھے بڑی عمر کا طعنہ نہیں دیں گے" اسکی بات سنتے اس نے چونک کر اسکے چہرے کی جانب دیکھا"

مطلب وہ زندگی کی شروعات سے پہلے اس سے کچھ منوانا چاہتی تھی۔ اعصاب یکدم ڈھیلے ہوئے

ڈن" چہکتی آواز پر رادیا نے کاغذ سے نظر اٹھا کر اسکے مطمئن چہرے کی جانب دیکھا"

مجھے بوتیک بند کرنے کا کبھی نہیں کہیں گے" ڈن"

اب کی بار واہب نے سر اسکی گود میں رکھا

فضول میں ہر وقت اوور نہیں ہوں گے۔۔"اس کا اشارہ اسکا سر گود میں رکھنے کی طرف تھا"

"ہاہاہا۔۔۔ہاف ڈن"

ہاف ڈن؟"اس نے سوالیہ نظریں اسکے چہرے پر ڈالیں"

ہاں نا۔۔۔اب فضول حرکتیں بیوی کے ساتھ نہ کروں تو کس کے ساتھ کروں"اسکی بات پر اس نے منہ بنا کر دوبارہ کاغذ کو پڑھنا شروع کیا

"آخری اور سب سے اہم شرط نہ کسی لڑکی کو دیکھیں گے اور نہ دوسری شادی کی بات کریں گے"

ڈن ہی ڈن۔۔۔میری جان"محبت سے اسکا ہاتھ تھام کر وہ سیدھا ہوا"

اس قدر میرا خون خشک کیا ہے صبح سے۔۔اور عید بھی نہیں ملی"وہ منہ پھلائے شکایتیں کھول چکا تھا"

میری عیدی کا ہوش ہے۔۔وہ کب دی مجھے؟"وہ الٹا اس پر چڑھ دوڑی"

ابھی دوں گا۔پہلے بتاؤ معاف کر دیا مجھے"واہب نے پھر سے تصدیق چاہی۔اس نے اثبات میں سر ہلایا"

وہ سب سہنا آسان نہیں تھا۔لیکن میں خود کو اور آپ کو اور اس رشتے کو ایک اور چانس دینا چاہتی ہون۔آپ کا یوں پلٹ آنا یقینا اللہ کی رضا ہے اور میں اسکی رضا میں راضی رہنا چاہتی ہون۔بس مجھے کبھی پھر سے یوں بے وقعت نہیں کرنا"وہ آس سے اسے دیکھتی اپنا فیصلہ سنا رہی تھی

کبھی بھی نہیں کروں گا۔۔۔بہت دعائیں مانگیں ہین آپ کا دل میری جانب"واہب نے محبت سے اسے خود سے سمویا مائل ہو جانے کی

ایک بار پھر سے ان سب تلخیوں کے لئے مجھے معاف کر دو۔۔ اصل محبت تو اس رشتے میں ہے۔۔ عمروں کے فرق میں کہاں"

وہ آنکھیں موندے محبت کو خود پر نچھاور ہوتے دیکھ رہی تھی۔ محسوس کر رہی تھی

The End

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور چاہتے ہیں کہ آپ کا قلم دنیا تک پہنچے تو یہ موقع ہم آپ کے لیے لائے ہیں۔

آپ ناول، افسانے، ناولٹ یا کالم لکھتے ہیں، مگر ابھی تک آپ کو اپنے الفاظ کو منظر عام پر لانے کا کوئی پلیٹ فارم نہیں ملا، تو فکر نہ کریں!

ہم آپ کو دعوت دیتے ہیں کہ اپنا تحریری کام ہمارے ساتھ شیئر کریں

اپنی تحریریں ہمیں نیچے دیے گئے "ای میل" پر بھیجیں اور اپنی کہانیوں کو ہماری ویب سائٹ کے ذریعے ہزاروں قارئین تک پہنچائیں۔

Email: Bazmenovels@gmail.com

اپنے الفاظ کو آواز دیں، اور اپنی شناخت ایک مصنف کے طور پر بنائیں!

For more updates on our latest novels and stories, follow us on our social media pages.

Facebook: Bazmenovels

Tiktok: Bazmenovels

Youtube: Bazmenovels

Instagram: Bazmenovels